نمبر ۲۲ | مورخہ ۲۱ اگست سنہ ۱۹۳۲ء | یوم یکشنبہ | مطابق ۱۷ ربیع الثانی سنہ ۱۳۵۱ھ | جلد ۲۰

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ۱۸ اگست گیارہ بجے قبل دوپہر تشریف لائے۔ مقامی جماعت کے ایک کثیر حصہ نے حضور کے استقبال کی سعادت حاصل کی۔

حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کو چند دنوں سے سر درد کی تکلیف تھی۔ ۱۶ اگست کو اسہال اور بخار کی بھی شکایت ہوگئی۔ ۱۷ اگست بوجہ کثرتِ اسہال اور شدتِ ضعف طبیعت بہت خراب ہوگئی۔ اس پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں ڈلہوزی بذریعہ تار اطلاع دی گئی۔ حضور ۱۸ اگست ۵ بجے صبح ڈلہوزی سے روانہ ہوکر گیارہ بجے قادیان پہنچ گئے۔ حضرت ام المومنین کی طبیعت آج (۱۸ اگست) نسبتاً اچھی ہے لیکن اسہال کی شکایت بدستور ہے۔ ڈاکٹر خلیفہ تقی الدین صاحب بھی حضور کے ہمراہ ڈلہوزی سے آئے ہیں۔ وہ اور ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب معالج ہیں۔ احباب اس مقدس وجود کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے دعا فرمائیں۔

احمدیہ کور ٹریننگ کلاس کے متعلق اعلان

احمدیہ کور ٹریننگ کلاس کے متعلق بیرونی جماعتوں کے خطوط آئے ہیں۔ جن میں اس کے متعلق بہت سے امور دریافت کئے گئے ہیں۔ میں اخبار "الفضل" مورخہ ۱۱ اگست میں تفصیلی اعلان کرچکا ہوں۔ یہ کلاس ایک ماہ کے لئے ہوگی جس میں وہ لوگ شامل ہونگے جو اپنی جماعتوں کو واپس جاکر سکھلائی کرا سکیں۔ یکم ستمبر کو یہ کلاس کھل جائیگی۔ بیرونجات سے آنے والے دوستوں کے کھانے کا انتظام مرکز کی طرف سے کیا جائے گا۔ البتہ دوست حسب ضرورت بستر اپنے ہمراہ لیتے آئیں۔ وردی اور دیگر ضروریات ہر والنٹیر خود مہیا کریگا۔

لیکن جیسا کہ میں اعلان کرچکا ہوں۔ دوست خود اپنے ہاں وردی نہ بنوائیں۔ یہاں آنے پر ان کو وردی کا نمونہ دکھا دیا جائیگا اس کے مطابق وہ وردی تیار کرا سکتے ہیں۔ دوستوں کی آسانی کے لئے ایسا انتظام بھی کردیا گیا ہے۔ کہ ان کو قیمت ادا کرنے پر بنی بنائی وردی مل جائے۔ مطابق نمونہ نکر اور قمیص بنوانے پر قریباً دو روپے خرچ ہوگا۔ اگرچہ پوری وردی میں خاکی پگڑی اور جراب بھی شامل ہے لیکن قادیان میں جو سکھلائی کرائی جائے گی۔ اس میں اس کو لازمی نہ رکھا جائیگا۔ رسی اور لاٹھی بھی قادیان سے خریدی جاسکتی ہے۔ چاقو فی الحال ہر شخص جس طرح کا چاہے۔ رکھ سکتا ہے۔ لاٹھی اور رسی کی قیمت قریباً بارہ آنے ہوگی۔ بیرونجات سے آنے والے احباب قیمت ساتھ لیتے آئیں۔ تاکہ ان کو یہ چیزیں مہیا ہوسکیں۔ ہر جماعت کو کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ کم از کم ایک آدمی سکھلائی کے لئے قادیان بھجوائے۔ یکم ستمبر کو سکھلائی شروع ہوگی۔ انشاء اللہ۔ بیرونی جماعتیں والنٹیر بھرتی کرنے شروع کردیں۔ تاکہ جلد سے جلد سکھلائی شروع کردی جائے۔

مرزا شریف احمد۔ انچارج ورزش جسمانی نظارت امور عامہ قادیان

اسلامی ممالک کی خبریں

اور

اہم کوائف

حجاز کے محکمہ شرعیہ کا فیصلہ

حجاز کے محکمہ شرعیہ نے ایک شخص عبد الغفار افغانی کو سزائے موت کا حکم سنایا ہے۔ اس پر الزام یہ تھا۔ کہ اس نے حجر اسود کا ایک ٹکڑا علیحدہ کر لیا۔ اور غلاف کعبہ کا ایک حصہ قطع کر کے سرقہ کا ارتکاب کیا۔ چونکہ عدالت کی نظر میں یہ جرأت بے انتہا رنا روا۔ اور حدود اللہ سے تجاوز کے مترادف تھی۔ اس لئے عدالتی مراحل طے ہونے کے بعد مجرم کو سزائے موت کا حکم سنایا گیا۔ عدالت کے فیصلہ پر قضاۃ کے علاوہ مکہ کے علماء اور اساتذہ کے دستخط بھی ثبت ہیں۔

حکومت ترکیہ کے نئے اوزان

حکومت ترکیہ نے اپنے ایک اعلان کے رُو سے عثمانی عہد کے تمام اوزان کو منسوخ کر دیا ہے۔ اور ان کے استعمال کے متعلق امتناعی احکام نافذ کر دیئے ہیں۔ جدید اوزان اور پیمانے فرانسیسی ساخت کے ہیں۔ جن کو آئندہ عیسوی سال کے آغاز سے تمام ملک میں جاری کر دیا جائے گا۔

ایرانی حکومت کے غدار اہل کار

کچھ عرصہ سے ایرانی حکومت کی بعض خفیہ کارروائیاں طشت ازبام ہو رہی تھیں۔ اس کی تفتیش کے لئے خفیہ پولیس متعین کی گئی۔ جس نے ان جاسوسوں کا سراغ لگا لیا ہے۔ بعض غدار اہل کاران حکومت ہی اس کے مرتکب ہو رہے تھے۔ جنہیں گرفتار کر کے زندان میں ڈال دیا گیا ہے۔

عراق میں عورتوں کی آزادی

عربی اخبارات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ عراق کی عورتوں میں فیشن پرستی اور تقلید یورپ کی وبا عام ہو رہی ہے۔ مسلمان مستورات مغربی لباس پہن کر کھلے بندوں بازاروں میں گھومتی نظر آتی ہیں۔ جس سے لازماً فواحش میں زیادتی ہو رہی ہے۔ چونکہ یہ حالت تمدنی طور پر سخت نقصان دہ ہے۔ اس لئے نوری پاشا صدر اعظم ایک ایسا قانون پاس کرنے کی تجویز کر رہے ہیں جس کے رُو سے اسلامی احکام کے مطابق عورتوں کی بے جا آزادی پر پابندیاں عائد کی جا سکیں۔

شاہ حجاز کا تازہ اعلان

[illegible] کے خلاف بغاوت کرانا چاہتے ہیں۔ اس لئے شاہ حجاز نے ایک اعلان شائع کیا ہے۔ جو ام القریٰ کے ذریعہ ہم تک پہنچا ہے۔ اس میں لکھا ہے۔ کہ حجاز ایک مقدس خطہ ہے۔ جہاں اکناف عالم سے مسلمان آتے ہیں۔ اس لئے اسے سیاسی اکھاڑہ نہیں بنانا چاہیئے۔ آئندہ یہاں صرف ان لوگوں کو ٹھیرنے کی اجازت دی جائے گی۔ جو عبادت و ذکر الٰہی کرنے کے لئے رہنا چاہیں۔ جو لوگ پسند کریں۔ انہیں جائز طور پر معاش پیدا کرنے کی بھی اجازت ہو گی لیکن اس کے سوا کسی اور غرض سے اگر کوئی یہاں رہنا چاہے۔ تو اسے اجازت نہ دی جائے گی۔ مختلف فرقوں کو اپنے طریق پر یہاں مظاہرات کی اجازت نہ ہو گی۔ فرقہ وار تحریکات کی سخت ممانعت کی جاتی ہے۔ اور کسی حجازی کو کسی سیاسی تحریک میں حصہ لینے کی اجازت نہیں۔

لبنان میں سیاسی تحریکات

معلوم ہوا ہے۔ کہ دیگر ممالک کی طرح لبنان میں بھی سیاسی تحریکات کا آغاز ہو رہا ہے۔ اس لئے حکومت نے اعلان کر دیا ہے کہ کوئی سرکاری عہدیدار کسی سیاسی تحریک میں حصہ نہ لے اور نہ ہی کسی ایسے جلسہ میں تقریر کرے۔ ایسا کرنے والے کو اس کے عہدہ سے معزول کر دیا جائے گا۔

حکومت شرق اردن کا اعلان

معاصر ام القریٰ راوی ہے۔ کہ حکومت شرق اردن نے اعلان کیا ہے۔ کہ جو لوگ حکومت حجاز سے برسر پرخاش ہیں۔ اور جنگی تیاریاں کر رہے ہیں۔ انہیں شرق اردن کے کسی راستہ سے بھی گزرنے کی اجازت نہیں۔ اگر کسی کی طرف سے اس قسم کا اقدام کیا گیا۔ تو شاہی فوج کو اس کے مقابلہ کا حکم دے دیا گیا ہے۔ مخالفین حکومت حجاز کا داخلہ بھی اپنی حدود میں ممنوع قرار دے دیا گیا ہے۔

مصر و فلسطین کا ہوائی اتصال

الاہرام راوی ہے۔ کہ امپریل ایروے کمپنی نے مصر و فلسطین کے مابین ہوائی راستہ قائم کرنے کے انتظامات شروع کر دیئے ہیں جن کی تکمیل پر بیت المقدس سے قاہرہ جانے میں صرف ۲½ گھنٹے صرف ہونگے۔ اور کرایہ پر صرف ۴½۔ پونڈ خرچ آئیں گے۔

تحریک نوجوانان مصر

مصر کے وطن پرست نوجوانوں نے کچھ عرصہ ہوا۔ جمعیۃ شبان المسلمین کی بنا رڈالی تھی۔ جو اس قدر قبولیت عامہ حاصل کر رہی ہے۔ کہ مصری پارلیمنٹ نے اسے ایک وسیع قطعہ اراضی دینے کی تجویز منظور کر لی ہے۔ تاکہ وہاں جمعیۃ کی عظیم الشان عمارت اور ہال تعمیر کیا جا سکے۔

بغداد میں سفیر حجاز

بغداد کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ حکومت حجاز نے رشید پاشا ناظم کو عراق میں اپنا سفیر مقرر کیا ہے۔ حکومت عراق نے بھی اس کی منظوری دے دی ہے۔

ایران کے آثار قدیمہ

حکومت ایران نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ آثار قدیمہ کو زمانہ کی دست برد کے باعث تلف ہو جانے سے بچانے کے لئے جرمن ماہرین فن کی خدمات حاصل کرے۔

مملکت حجازیہ کی مردم شماری

تاریخ حجاز میں یہ پہلا موقعہ ہے۔ کہ وہاں کی حکومت نے اپنی عمرانی ترقی کی طرف توجہ کی ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں جو پہلا قدم اٹھایا گیا۔ وہ یہ ہے۔ کہ قلمرو کی مردم شماری شروع کر دی گئی ہے۔ اور امید کی جاتی ہے۔ کہ ایک ماہ کے اندر نہایت صحیح اعداد و شمار شائع کر دیئے جائیں گے۔

فرقہ وارانہ نیابت کے متعلق اعلان

اور

مسلمانان ہندوستان

فرقہ وارانہ نیابت کے متعلق وزیر اعظم کا اعلان جس کا ایک حصہ آخری صفحات میں درج کیا گیا ہے۔ اس میں پنجاب کے مسلمانوں کو آئینی اکثریت نہیں دی گئی۔ خالص فرقہ وار نشستوں کی تعداد ایک سو پچاس ہے۔ جن میں سے مسلمانوں کو چھیاسی نشستیں دی گئی ہیں۔ ہندوؤں۔ سکھوں۔ عیسائیوں اور یورپینوں کو بحیثیت مجموعی اناسی نشستیں ملی ہیں۔ گویا خالص فرقہ وار نشستوں میں مسلمانوں کا تناسب باون فیصدی سے کسی قدر زائد بنتا ہے۔ لیکن ان کے علاوہ دس نشستیں مخصوص مفاد کے لئے ہیں۔ ان میں سے ایک تمندار کی نشست یقینی طور پر مسلمان کی ہے بڑے بڑے زمینداروں کی چار نشستوں میں سے دو مسلمانوں کو مل جائیں گی اس طرح ان کی مجموعی تعداد اکانوے ہو جائے گی۔ گویا دیگر اقوام کے مقابلہ میں مسلمانوں کو تین کی اکثریت حاصل ہو گی۔ یہ آئینی اکثریت نہ ہو گی۔ بلکہ عملی اکثریت ہو گی۔ اور وہ بھی مخلوط انتخاب کے صدقے۔ کیونکہ فرقہ وار نشستوں کے علاوہ دوسری نشستیں مخلوط انتخاب سے ہی پُر ہونگی۔

بنگال کے مسلمانوں کو اقلیت میں رکھ کر اس اصل کو بالکل نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ کہ کسی اکثریت کو اقلیت میں تبدیل نہیں کیا جائے گا۔ ان کا تناسب اڑتالیس فیصدی سے کسی قدر زائد رکھا گیا ہے۔ حالانکہ ان کی آبادی چوبن فیصدی ہے۔ چونکہ ابھی یہ نہیں معلوم ہو سکا۔ کہ بنگال میں مخصوص مفاد کی نشستوں میں سے مسلمان کس قدر لے سکیں گے۔ اس لئے یہ اندازہ نہیں ہو سکتا۔ کہ ان کا اصل تناسب کیا بنیگا۔ تاہم جو فیصلہ کیا گیا ہے۔ وہ نہایت ہی افسوسناک ہے۔

سندھ کی علیحدگی کے متعلق اگرچہ اعلان میں فیصلہ کن بات نہیں کہی گئی۔ تاہم سندھ کی مجلس وضع قوانین کی ترکیب کے ساتھ ہی بمبئی و سندھ کی علیحدہ علیحدہ مجالس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۲۲ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۱ اگست ۱۹۳۲ء | جلد ۲۰

کشمیر میں نفاذ اصلاحات میں تاخیر کیوں؟

دربار کشمیر کو ضروری مشورہ

مسلمانوں کی آئین پسندی

مسلمانانِ کشمیر کی آئین پسندی اور امن خواہی کا اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہوسکتا ہے۔ کہ باوجود انسانیت کے بالکل ابتدائی حقوق کے لئے آئینی جدوجہد کرنیکے تھوڑے سے عرصہ میں ہی وہ بے انتہا جبر و تشدد اور ظلم و ستم کا نشانہ بنائے گئے۔ نہایت بے دردی بلکہ سفاکی سے ان کا خون بہایا گیا۔ قید و بند کی مصائب میں انہیں بے دریغ مبتلا کیا گیا۔ لیکن جب ریاست کے خود تجویز کردہ گلانسی کمیشن نے مسلمانوں کے مطالبات کی نسبت بہت کم حقوق دیئے جانے کے متعلق رپورٹ پیش کی۔ اور اس کمیشن کی تجاویز کو منظور کر کے ان کے نافذ کرنے کے متعلق مہاراجہ بہادر نے اعلان شائع فرمایا۔ تو مسلمانوں نے سارے گلے شکوے بھلا کر اس درد و کرب کی حالت میں جو بعض حکام کی عاقبت نا اندیشی اور تشدد پسندی نے ان کے لئے پیدا کر رکھی تھی۔ مہاراجہ بہادر کے متعلق شکر گزاری کا اظہار کرنے لگ گئے۔ اور انہوں نے اس امید پر اپنی آئینی جدوجہد کو بھی ملتوی کر دیا۔ کہ ریاست نے اگر سارے مطالبات کو نہیں۔ تو ان کے ایک حصہ کو درست تسلیم کر کے ان کے پورا کرنے پر آمادگی کا اظہار کر دیا ہے۔ اور اب بہت جلد وہ تجاویز جو گلانسی کمیشن نے پیش کی ہیں۔ اور جن کو جلد سے جلد نافذ کرنے کا مہاراجہ بہادر نے اعلان کر دیا ہے۔ عمل میں آجائیں گی۔

تعویق سے تشویش

اگرچہ ریاست نے کمیشن کی سفارشات کے خلاف ہندوؤں کی مخالفت اور ان کی ایجی ٹیشن کے مقابلہ میں جو رویہ اختیار کیا۔ وہ بے حد قابلِ تعریف تھا۔ اور کمیشن کی تجاویز کو رد کر دینے یا ان میں کسی قسم کا تغیر کرنے سے انکار کرتے ہوئے وزیر اعظم کشمیر نے مسلمانوں کے لئے مزید اطمینان اور شکر گزاری کا موقعہ بہم پہنچایا۔ لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ ان تجاویز کو عملی صورت دینے میں جو تعویق ہو رہی ہے۔ وہ بے حد تشویش انگیز ہے۔ اور بعض حالتوں میں کمیشن کی تجاویز کی روح کے خلاف جو طریق عمل ابھی تک جاری ہے۔ وہ مسلمانوں کے لئے سخت تکلیف دہ ہے۔

سفارشات کے خلاف طریق عمل

مثلاً گلانسی کمیشن نے ریاست میں مسلمان ملازمین کی بے حد قلت اور اس بارے میں ان کی شدید حق تلفی کا اعتراف کرتے ہوئے پرزور سفارش کی ہے۔ کہ مسلمانوں کو ریاستی ملازمتوں میں خصوصیت سے حق دیا جائے۔ اور ان کی کمی کو پورا کیا جائے۔ اس بات کو مہاراجہ بہادر نے بھی منظور کر لیا ہے۔ لیکن عملی طور پر جو کچھ ہو رہا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ مختلف حکمت عملیوں سے پہلے مسلمان ملازمین کو بھی سبکدوش کیا جا رہا ہے۔ یا ان کے درجہ میں تنزل ہو رہا ہے۔ اس کے متعلق حال ہی میں ایک واقف کار نامہ نگار نے چند اہم مثالیں شائع کرائی ہیں۔ اور اس پرچہ میں بھی ایک مضمون شائع کیا جا رہا ہے۔

تخفیف کمیٹی کی رپورٹ

ریاست کی تخفیف کمیٹی نے جو رپورٹ پیش کی ہے۔ اس کے متعلق بھی کہا جا رہا ہے۔ کہ تخفیف کا معیار مسلمانانِ کشمیر کے حق میں اینت خطرناک ثابت ہوگا۔ کیونکہ بہت سی ایسی ذمہ دار اسامیاں کم کر دی گئی ہیں۔ جو مسلمانوں کے حصہ میں آ کر ان کی شکایات کا کسی حد تک تدارک کر سکتی تھیں۔ ماہوار تنخواہوں میں بے حد کمی کر دی گئی ہے۔ اور اس طرح ریاست کے غلط کار مشیروں نے تخفیف کمیٹی کی آڑ میں گلانسی کمیشن کی ایک نہایت اہم اور ضروری سفارش کو ملیا میٹ کرنے کی کوشش کی ہے۔

سفارشات کو کاغذات کی زینت بنانے کی کوشش

گویا ایک طرف تو ریاست نے گلانسی کمیشن کی سفارشات کو باوجود منظور کر لینے۔ اور ان کے نفاذ کا اعلان کر دینے کے عملی طور پر کھٹائی میں ڈال رکھا ہے۔ اور دوسری طرف مشیرانِ ریاست ان کے بے اثر اور بے کار بنانے کے لئے پوری جدوجہد میں مصروف ہیں۔ اور یہ ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ کہ یہ سفارشات بھی کئی ریاستی قوانین کی طرح صرف کاغذات کی زینت بننے کے لئے ہیں۔

اسمبلی کا قیام

اسی طرح ریاست میں اسمبلی کے قیام کے متعلق جس سست رفتاری سے کام کیا جا رہا ہے۔ وہ بھی مسلمانوں کے لئے بے حد صبر آزما ہے۔ اور اس سے اس خیال کو تقویت حاصل ہو رہی ہے کہ ریاست نے یہ طے کر لیا ہے۔ کہ جب تک ہندوستان میں فیڈریشن کے قیام کا مسئلہ قطعی طور پر حل نہ ہو جائے۔ یا واقعۃً فیڈریشن قائم نہ ہو جائے۔ اس وقت تک کشمیر میں مجوزہ اسمبلی کے قیام کو معرض التواء میں ڈال دیا جائے۔ ورنہ کیا وجہ ہے۔ کہ اس وقت تک فرنچائز کمیٹی نے کوئی قابل ذکر کام نہیں کیا۔

لیت و لعل کا نتیجہ

یہ حالات نہایت افسوسناک ہیں۔ اور ان کی وجہ سے مسلمانوں میں بے چینی اور اضطراب پیدا ہونا لازمی ہے۔ کسی حکومت کیلئے رعایا کے مبنی بر انصاف مطالبات سے اغماض برتنا بھی نقصان دہ اور فتنہ انگیز طریق عمل ہے۔ جس کا ریاست کشمیر کو بھی تھوڑے سے عرصہ کی بے اعتنائی کی وجہ سے کافی تجربہ ہو چکا ہے۔ لیکن حقوق اور مطالبات کو درست و حق بجانب تسلیم کرنے اور ان کو پورا کرنے کا وعدہ کرنے کے بعد لیت و لعل کرنا بہت زیادہ نقصان رساں اور مشکلات پیدا کرنے کا موجب ہوتا ہے۔

مسلمانوں کی جدوجہد کی غرض

مسلمانانِ کشمیر نے بے حد بے سر و سامانی کی حالت میں جو جدوجہد شروع کی۔ جس کی پاداش میں انہیں سخت مصائب اور آلام کا سامنا کرنا پڑا۔ اور جس میں انہوں نے عظیم الشان جانی اور مالی قربانیاں کیں۔ اس کی غرض یہ نہ تھی۔ کہ ریاست صرف ان کے مطالبات کی صحت کا اقرار کر لے۔ اور زیادہ سے زیادہ ان کو پورا کرنے کا اعلان کر دے۔ بلکہ اسکی غرض یہ تھی۔ کہ ان کے ساتھ جو ناانصافیاں کی جا رہی ہیں۔ ان کا سدباب ہو اور وہ اپنے انسانی حقوق سے مستفیض ہو سکیں۔

مسلمانوں کی مزید جدوجہد

ظاہر ہے۔ کہ اگر یہ غرض پوری نہ ہو۔ تو مسلمانوں کو کوئی اعلان اور کوئی وعدہ قطعاً مطمئن نہیں کر سکتا۔ اور ان کے لئے نئے سرے سے جدوجہد کرنا ضروری ہوگا۔ اگر [illegible]

جس کے متعلق ہماری خواہش ہے۔ کہ نہ پیش آئے۔ اور ہم مہاراجہ بہادر سے گزارش کرتے ہیں۔ کہ تدبر اور دُور اندیشی سے کام لیتے ہوئے جلد سے جلد اپنے وعدہ کے ایفا کی عملی صورت پیدا کریں۔ تا کہ مسلمانوں میں ان کے متعلق شکر گزاری کا جو جذبہ پایا جاتا ہے۔ وُہ نہ صرف قائم رہے۔ بلکہ اس میں اور زیادہ اضافہ ہو لیکن اگر اس گزارش کی اہمیت کو نظر انداز کر دیا گیا۔ اور مسلمانوں کو مزید تگ و دو کے لئے مجبور کر دیا گیا۔ تو پھر ان ہی مطالبات پر جن کو پورا کرنے کی اس وقت درخواست کی جا رہی ہے۔ اکتفا نہ کیا جائے گا۔ بلکہ ان کی نوعیت بالکل اور ہو گی:-

ضروری مشورہ

پس ہم ریاست کو مخلصانہ مشورہ دیتے ہیں۔ کہ جلد سے جلد مسلمانوں کے مطالبات کو اور ان مطالبات کو جنہیں گلانسی کمیشن نے تسلیم کر لیا ہے۔ اور جن کے پورا کرنے کا مہاراجہ بہادر اعلان کر چکے ہیں۔ حقیقی صورت میں پورا کر دیا جائے۔ اور کسی قسم کے ایچ پیچ میں ڈال کر مسلمانوں کے اس جذبۂ شکر گزاری کی تحقیر نہ کی جائے۔ جو ان کے دل میں دربار کے متعلق موجود ہے:-

وزیرِ اعظم کشمیر سے

اسی سلسلہ میں ہم وزیر اعظم کشمیر کی خدمت میں بھی یہ عرض کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ مسلمانوں کو آپ کے حسن تدبر اور مستقل مزاجی کے متعلق بہت سی توقعات ہیں۔ اگر آپ کے عہد میں ان کے دکھ درد کا کسی حد تک درماں ہو گیا۔ تو وُہ آپ کے عہد کی خوشگوار یاد ہمیشہ اپنے دل میں رکھیں گے۔ اور ان کی آئندہ نسلیں آپ کا نام نہایت عزت و احترام سے لیا کریں گی:-

---

کیا میونسپل امینڈمنٹ بل واپس لیا جائیگا

آزادی اور وطن پرستی کے متعلق ہندوؤں کے دعوے دیکھو۔ اور پھر ان کے عمل پر نظر کرو۔ تو دونوں میں زمین و آسمان کا فرق نظر آتا ہے۔ گورنمنٹ پنجاب کے وزیر لوکل سیلف گورنمنٹ نے میونسپل کمیٹیوں کے اختیارات چھیننے اور ان پر پابندیاں عائد کرنے کی جو مہم شروع کر رکھی ہے۔ اس کے متعلق خود ہندو بھی یہی کہتے ہیں۔ کہ پبلک کے نمائندوں کے اختیارات چھین کر حکومت کے قبضہ میں دیئے جا رہے ہیں۔ لیکن چونکہ یہ سب کچھ ایک ہندو وزیر کر رہا ہے۔ اور پنجاب کی اکثر میونسپل کمیٹیوں میں آبادی کی کثرت کی وجہ سے مسلمان ممبروں کی اکثریت ہے۔ جن پر زیادہ اثر پڑے گا۔ اس لئے ہندو پریس وزیر موصوف کی پُر زور تائید و حمایت کر رہا ہے۔ اور وزیر صاحب روز بروز اس طرف زیادہ کئی ایک بڑی بڑی میونسپل کمیٹیوں پر اگزیکٹو افسر مقرر کرنے کے بعد اب رہی سہی کسر ایک نئے بل کے ذریعہ پوری کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ جس کے متعلق وزیر موصوف نے ازراہ نوازش میونسپل کمیٹیوں کے پریذیڈنٹوں کو ۱۰ اگست تبادلۂ خیالات کے لئے مدعو کیا۔ صدر صاحبان کی اکثریت موجود تھی جس نے بل کی ترمیمات پر غور کیا۔ اور بالآخر ایک ڈرافٹ پیش کیا جس میں یہ رائے ظاہر کی۔ کہ بل کی بہت سی مجوزہ ترمیمیں نہایت خراب ناقابلِ عمل اور نہایت قابلِ اعتراض ہیں انہیں لوکل سیلف گورنمنٹ کے اصول کے سراسر خلاف بتایا۔ اور یہاں تک کہہ دیا۔ کہ میونسپل کمیٹیاں بالکل ناکارہ ہو جائیں گی۔ اور بھی بہت سے نقائص پیش کرنے کے بعد درخواست کی۔ کہ اس بل کو واپس لے لیا جائے:-

اگر وزیر لوکل سلف گورنمنٹ اپنے مجوزہ بل کے نقائص اس کے ناگوار اور بے چینی و بد امنی پھیلانے والے اثرات سے پہلے آگاہ نہیں تھے۔ تو اب متعدد میونسپل کمیٹیوں کے پریذیڈنٹوں کے متفقہ احتجاج سے انہیں آگاہ ہو جانا چاہیے۔ اور فوراً اس بل کو واپس لے لینا چاہیئے:-

---

ویدوں سے آریوں کی ناواقفیت

وُہ وید جن کے متعلق آریہ سماجیوں کا دعوےٰ ہے۔ کہ تمام دُنیا کی ہدایت ان میں موجود ہے۔ اور ہر بات میں انسان کی راہ نمائی کرنے کا وُہ سامان رکھتے ہیں۔ ان کے متعلق خود آریوں کو جس قدر واقفیت حاصل ہے۔ اور وُہ خود ان سے جو لابھ حاصل کر رہے ہیں۔ اس کا اندازہ "پرکاش" (۱۴ اگست) کے حسب ذیل الفاظ سے لگ سکتا ہے:-

"سادھارن منشوں (عام لوگوں) کو جانے دو۔ جو نیم انوسار وید پرچار کے کام میں لگے ہوئے ہیں۔ اور جنہیں اس کام کے لئے آریہ سماج نے اپنی خانگی ضروریات سے بے فکر کر رکھا ہے۔ ان کی کیا حالت ہے۔ کتنے اپدیشک ہیں۔ جو وید کا نت پرتی سوادھیا (تلاوت) کرتے ہیں۔ کتنے بھجنیک ہیں۔ جو وید کا مطالعہ کرتے ہیں۔ وید کا مطالعہ تو دُور کی بات ہے ہندی سے بھی کما حقہ واقفیت رکھتے ہیں:

اپدیشک بھجنیک ہی نہیں۔ سماجوں کے پردھان منتریوں کی جو خود کو وید پرچار کا انچارج سمجھتے ہیں۔ اور اے سماج کی حدود کے اندر جو اپدیشک آئیں۔ انہیں اس وقت کے لئے اپنا ماتحت سمجھتے ہیں۔ حالت اور بھی بُری ہے۔ ان کی اول تو اکثریت ورنہ اہم اقلیت ایسی ہو گی۔ جو ہندی سے بھی ناآشنا ہو گی چہ جائیکہ وُہ وید کا سوادھیائے کرتے ہوں۔ گویا علم آریہ کہلانے والوں کا تو کوئی ذکر ہی نہیں۔ ان کے اپدیشک اور پرچارک بھی ویدوں سے بالکل ناواقف ہیں۔ سماجوں کے پردھان اور منتری بھی ویدوں کی تعلیم سے بے بہرہ ہیں۔ حتیٰ کہ ان میں سے ہندی جاننے والے بھی بہت کم ہیں۔ اس وجہ سے دیانند جی کی پستکوں سے بھی بے علم ہیں:

جن لوگوں کی اپنی یہ حالت ہو۔ ان کی طرف سے جب یہ کہا جائے۔ کہ وید تمام صداقتوں کا بھنڈار ہیں۔ ان کی تعلیم عالمگیر ہے۔ اور پھر اس پر مباحثات کرنے پر آمادہ ہو جائیں۔ تو کس قدر حیرانی کی بات ہے:-

دراصل وید ایک ایسے اندھے کنوئیں کی مانند ہیں۔ جس میں اول تو کوئی داخل ہونے کی خواہش ہی نہیں رکھتا۔ اور اگر کوئی اندر داخل ہو جائے۔ تو ایسے ایسے انکشافات کرتا ہے۔ جو ویدوں کو اور زیادہ نظروں سے گرانے کا موجب ہوتے ہیں:-

---

احمدیہ والنٹیر کور اور آریہ

قادیان میں والنٹیر کور کی سکھلائی کے متعلق جو اعلانات "الفضل" میں شائع ہوئے ہیں۔ اور جن میں صاف طور پر یہ بتا دیا گیا ہے۔ کہ اس کی غرض اپنی جان و مال کی حفاظت، ملک کی خدمت اور قانون کا احترام قائم کرنا ہے۔ اس کا ذکر کرتا ہوا اخبار "پرکاش" (۱۴ اگست) لکھتا ہے:-

"دوسری جماعتوں کو اس امن سوز قادیانی جدت کی پیروی نہ بھی کرنے دی جائے۔ تو قادیانی وفاداری شک و شبہ سے کیا بالاتر ہے۔ اپنی فوجی تنظیم کے بغیر ہی وُہ اس کو دھمکاتے رہتے ہیں تو جب ان کی پشت پر قادیانی فوج کی طاقت ہو گی۔ تو یہ طاقت انہیں دھمکیوں کو عملی صورت دینے کے لئے کیا تیار نہ کر دے گی، بہر حال قادیانیوں کی یہ فوجی تنظیم ملک کے امن کے لئے خطرہ کا باعث ہو سکتی ہے۔ گورنمنٹ کو چاہیئے۔ کہ اسے ایک حد کے اندر محدود رکھے۔ ورنہ ہو سکتا ہے۔ کہ اس کی وجہ سے کسی وقت مشکل پیش آئے"!

حکومت کا خیر خواہ بن کر اس قدر خطرہ کا اظہار کرنے والا یہ وہی اخبار ہے جس کا دوسرا ساتھی "پرتاپ" انہی دنوں تمام مسلمانوں کی نسبت بار بار یہ لکھ رہا ہے۔ کہ ہندوؤں اور سکھوں کے مقابلہ میں وُہ کچھ بھی نہیں کر سکتے۔ جو کچھ وُہ کہہ رہے ہیں۔ وُہ بے بنیاد دھمکیاں ہیں۔ جن کی سکھوں اور ہندوؤں کو کوئی پرواہ نہیں کرنی چاہیئے۔ ایسی حالت میں جماعت احمدیہ کے ایک انتظام سے جو قانون کے اندر رہ کر کیا جا رہا ہے اس کا نہ صرف خود کانپ اٹھنا۔ بلکہ حکومت کو بھی اس سے خوفزدہ کرنے کی کوشش کرنا بتاتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کا کس قدر رُعب مخالفین کے دلوں پر طاری ہے باقی اگر سکھوں اور ہندوؤں کو یہ حق پہنچتا ہے۔ کہ ملک میں فتنہ و فساد پیدا کرنے کے لئے، مسلمانوں کے حقوق غصب کرنے کے لئے اور حکومت کو درہم برہم کرنے کے لئے جنگی کونسلیں بنائیں۔ لاکھوں والنٹیر بھرتی کریں [illegible] تو احمدیوں کو اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے ملک کو فتنہ و شورش سے بچانے کے لئے۔ اور حکومت [illegible] کے لئے [illegible] والنٹیر کور [illegible] کا حق نہیں:-

احمدیت پر اعتراضات کے جواب

جماعت احمدیہ کے مرکز قادیان کی حفاظت کا وعدہ الٰہی

سنت اللہ

اللہ تعالےٰ کی سنت ہے۔ کہ جب کوئی شخص ایک قدم نیکی کی طرف بڑھاتا ہے۔ تو اللہ تعالےٰ اس کو دوسری نیکی کی راہ دکھا دیتا ہے۔ لیکن جب اس کے خلاف کوئی شخص ضلالت اور گمراہی کی طرف جھکتا ہے۔ تو پھر روز بروز تاریکی کے نہایت خطرناک گڑھوں میں گرتا چلا جاتا ہے۔

غیر مبایعین کی حالت

بالکل یہی حالت آج کل غیر مبایعین کی ہو رہی ہے۔ آج ہی میرے ایک دوست نے ۱۱ر جولائی کا پیغام صلح لا کر دکھایا۔ جس میں جہلم کے جلسہ کا ذکر کرتے ہوئے اپنی ندامت کو چھپانے کے لئے ایک شخص نے جس کو جہلم کی پبلک نے جاہل قرار دیکر کہا تھا۔ کہ چھوڑو اگر بات کرنی نہ آتی ہو۔ تو میدان میں نہیں آنا چاہیئے۔ مضمون لکھوا کر شائع کرایا ہے۔ اس کا جواب تو میں الگ لکھوں گا۔ مگر فی الحال میں ان چند سطور کے متعلق کچھ تحریر کرنا چاہتا ہوں۔ جو اسی اخبار کے صفحہ ۔ پر کسی منظور الٰہی صاحب نے لکھی ہیں۔

الفضل کے ایک نوٹ کا جواب

دراصل اس میں الفضل کے ایک نوٹ کا جواب دینے کی کوشش کی گئی ہے لیکن کوئی ایسی بات بیان نہیں کی۔ جس کے جواب کی الفضل کو ضرورت ہو۔ کیونکہ جو اقتباس الفضل کا انہوں نے درج کر دیا ہے۔ وہی ان کے مضمون کا کافی جواب ہے۔ الفضل میں جبکہ صاف طور پر لکھدیا گیا ہے۔ کہ کسی تحریک کا مرکز وہ مقام ہوتا ہے۔ جہاں سے بانی تحریک نے تحریک شروع کی ہو۔ یا جسے اس نے خود مرکز قرار دیکر اپنی تحریک کو جاری رکھا۔ تو پھر منظور الٰہی صاحب کا یہ کہنا کلی بے معنی کلام ہے۔ "کون نہیں جانتا۔ کہ اسلام کا مرکز مکہ تھا۔ جہاں سے اسلام شروع ہوا۔ لیکن اس کے بعد اسلامی تحریکات کا مرکز حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زندگی میں مدینہ قرار پایا" کیونکہ بے شک مکہ اور مدینہ مرکز اسلام قرار دیئے گئے۔ مگر مکہ کے بعد مدینہ کو مرکز قرار دینے والا کوئی زید اور بکر نہ تھا۔ کہ جس نے مکہ سے منہ موڑ کر مدینہ میں ڈیڑھ اینٹ کی مسجد بنائی ہو۔ بلکہ مدینہ کو مرکز قرار دینے والا بھی وہی بانی اسلام تھا جس نے مکہ کو مرکز قرار دیا تھا۔ اور الفضل نے بھی اس تحریک کے مرکز ہونے کی دو ہی وجوہ قرار دی ہیں۔ ایک یہ کہ جہاں سے کوئی تحریک شروع ہو۔ جیسے مکہ سے اسلام کی تحریک ہوئی۔ دوسرے جہاں سے بانی تحریک اپنی تحریک کو جاری رکھے۔ جیسے مدینہ جہاں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی تحریک کو جاری رکھا باقی رہے پیغام صلح کے بیان کردہ مقامات۔ سو ان کو ہرگز کوئی اسلام کا مرکز قرار نہیں دیتا۔ ہاں مرکز حقیقی کی وہ شاخیں کہلا سکتی ہیں۔

احمدیت کا مرکز

اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کس مقام کو مرکز قرار دیا۔ اور کہاں سے اپنی تحریک کو جاری رکھا۔ اور کہاں سے جاری رکھنے کی ہمیشہ کے لئے تاکید فرمائی۔ یہ واضح بات ہے۔ کہ اپنی تحریک حضور علیہ السلام نے قادیان سے شروع کی۔ اور قادیان سے ہی اسے جاری رکھا۔ اور اس مقام سے علیحدگی اختیار کرنے کو نفاق کی علامت قرار دیا۔ چنانچہ حضور الوصیت میں وصیت کے روپیہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"جائز ہوگا۔ کہ اس انجمن کی تائید اور نصرت کے لئے دور دراز ملکوں میں اور انجمنیں ہوں۔ جو اس کی ہدایت کی تابع ہوں۔ . . . . جس کا ہیڈ کوارٹر یعنی مرکز قادیان ہوگا۔ یہ ضروری ہوگا۔ کہ مقام اس انجمن کا ہمیشہ قادیان رہے۔ خدا تعالےٰ نے اس مقام کو برکت دی ہے۔ صہ"

پس جس صورت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنا مرکز قادیان کو قرار دیا ہے۔ اور اسی کو ہمیشہ کے لئے مرکز بنانے کی تاکید فرمائی ہے۔ اور اس سے علیحدگی اختیار کرنے والے اور اپنے دل میں قادیان کی سکونت کے لئے تڑپ نہ رکھنے والے کے اندر نفاق کا خدشہ ظاہر فرمایا ہے۔ تو پھر کسی احمدی کے لئے یہ کیونکر جائز ہے۔ کہ قادیان کو حقیقی مرکز تسلیم نہ کرے۔

قادیان پر حملہ

مذکورہ بالا بیان تو ایک ضمنی بات تھی۔ اصل بات جو میرے لئے دکھ کا باعث ہوئی۔ اور جس کے باعث میں نے یہ چند سطور لکھنے کی ضرورت سمجھی۔ وہ یہ ہے۔ کہ منظور الٰہی صاحب نے اپنے مضمون کے آخر میں لکھا ہے۔

"لاہور کے بارہ میں ایک محمودی روایت پہلی دفعہ اخبار الفضل میں شائع ہوئی ہے۔ کہ ایک زمانہ آئیگا۔ کہ جب یہ کہا جائیگا۔ کہ لاہور بھی کبھی ہوتا تھا . . . . لیکن یہ تو خیر پھر بھی روایت ہی ہے۔ مگر میں اسے قادیان کی ہلاکت کی یقینی خبر دیتا ہوں۔ ان من قریۃ الا نحن مھلکوھا الخ خدا کی اس یقینی خبر سے نہ لاہور باہر رہے گا۔ نہ قادیان آپ خدا کے چاہیتے بیٹے نہیں ہیں۔ کہ خدا دنیا کو غارت کر دے گا۔ اور آپ قادیان میں بیٹھے خوشیاں منائیں گے"

اس عبارت میں دو باتیں بیان کی گئیں ہیں۔ ایک یہ کہ ان من قریۃ الا نحن مھلکوھا الخ کے ماتحت قادیان بھی ہے۔ دوسرے یہ کہ قادیان کے رہنے والے خدا کے چاہیتے بیٹے نہیں ہیں۔ کہ وہ بچ جائیں گے

دوسرے حصہ کا جواب تو مختصر ہے کہ ہم ام القریٰ کے بیٹے اور ارض الاُلٰی کے رہنے والے ہیں۔ اور بچہ کے لئے ماں کی گود سے بڑھ کر محفوظ جگہ کوئی نہیں ہو سکتی۔ اور نہ ہی ماں سے بڑھ کر بچے کے لئے کوئی ہمدرد ہو سکتا ہے۔ پس جو ماں کی گود سے نکلتا ہے۔ وہی اپنے آپ کو ہلاکت کے ہاتھوں میں ڈالتا ہے۔

رہی یہ بات کہ قرآن کریم کی وعیدی پیشگوئی سے قادیان بھی محفوظ نہیں رہے گا۔ سو اس کا جواب دینے سے قبل میں اس بات کا افسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ یہ لوگ روز بروز تاریکی میں بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ اور اب اس حالت تک پہنچ چکے ہیں کہ ہم پر اعتراض کرتے وقت اپنے محسن اپنے آقا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کے خلاف کرتے ہوئے بھی ذرا نہیں شرماتے۔

قادیان خدا کی نظر میں

مگر اے قادیان کی ہلاکت کے خواب دیکھنے والو۔ قادیان کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حسب ذیل تحریرات پر غور کرو

(۱) آپ ایک کشف کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے۔ مکہ۔ مدینہ اور قادیان۔ یہ کشف تھا۔ جو کئی سال ہوئے مجھے دکھلایا گیا تھا۔" (ازالہ اوہام صہ ۳۲ حاشیہ)

(۲) پھر فرماتے ہیں:۔

اس وقت عالم کشف میں میرے دل میں اس بات کا یقین تھا کہ قرآن کریم میں تین شہروں کا ذکر ہے۔ یعنی مکہ۔ مدینہ اور قادیان (ضمیمہ خطبہ الہامیہ صہ ج حاشیہ)

(۳) پھر فرماتے ہیں:۔

"سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الذی بارکنا حولہ کی آیت کریمہ میں مسجد اقصیٰ سے مراد قادیان کی مسجد ہے۔ جیسے فرمایا۔ اس معراج میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک سیر [illegible]

جو قادیان میں بجانب مشرق واقع ہے۔ جو مسیح موعود کی برکات اور کمالات کی تصویر ہے۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی طرف سے لطیفہ موہبت ہے۔

اب اگر مکہ و مدینہ دونوں مقامات ہلاکت سے محفوظ رکھے جائیں گے۔ اور یقیناً رکھے جائیں گے۔ تو بلاشبہ قادیان بھی خدا کی حفاظت میں ہونے کی وجہ سے ہمیشہ ہلاکت سے محفوظ رکھا جائیگا۔

قادیان ہلاکت کی وعید سے مستثنےٰ ہے

پھر جس آیت سے استدلال کیا گیا ہے۔ اسے اپنی صداقت میں پیش کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں:-

"قرآن شریف میں یہ بھی پیشگوئی ہے کہ وان من قریۃ الا نحن مھلکوھا قبل یوم القیامۃ او معذبوھا عذاباً شدیداً۔ یعنی کوئی ایسی بستی نہیں۔ کہ جسکو ہم قیامت سے پہلے ہلاک نہ کریں گے۔ یا اس پر عذاب نازل نہ کریں گے یعنی آخری زمانہ میں ایک سخت عذاب نازل ہوگا۔ اور دوسری طرف فرمایا۔ وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا۔ پس اس سے بھی آخری زمانہ میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ظاہر ہوتا ہے۔ اور وہی مسیح موعود ہے" (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۵)

گویا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس آیت کریمہ میں بیان شدہ عذاب کو اپنی آمد کے ساتھ وابستہ کیا ہے کیونکہ بغیر بعثت انبیاء اللہ تعالےٰ دنیا پر عالمگیر عذاب نازل نہیں کیا کرتا۔ اب یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ وہ کونسا عذاب ہے۔ جس کا ذکر اس آیت میں کیا گیا ہے۔ اس کے متعلق بھی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان پیش کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں

"سخت عذاب بغیر نبی کے قائم ہونے کے آتا ہی نہیں جیسا کہ قرآن شریف میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا پھر کیا بات ہے۔ کہ ایک طرف تو طاعون ملک کو کھا رہی ہے۔ اور دوسری طرف ہیبت ناک زلزلے پیچھا نہیں چھوڑتے۔ اے غافلو تلاش تو کرو۔ شاید تم میں خدا کی طرف سے کوئی نبی قائم ہو گیا ہے۔" (تجلیات الٰہیہ صفحہ ۹-۱۰)

اس سے ایک تو یہ بات ثابت ہوتی ہے۔ کہ وہ سخت عذاب جس کا ذکر معذبوھا میں اللہ تعالےٰ نے کیا ہے۔ حضرت مسیح موعود کے فرمان کے مطابق، طاعون اور زلازل شدیدہ ہیں۔ اور دوسری بات یہ ثابت ہوتی ہے۔ کہ طاعون اور زلازل کا یہ عذاب شدید ایک نبی کی آمد کے ساتھ وابستہ تھا۔ تیسری بات یہ معلوم ہوتی ہے۔ کہ وہ آنے والے نبی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔

قادیان کی حفاظت

اب جبکہ عذاب کی نوعیت بھی معلوم ہوگئی۔ کہ وہ طاعون شدید اور زلازل وغیرہ ہیں۔ اور وقت بھی معلوم ہوچکا۔ کہ وہ مسیح موعود کے زمانہ میں آئے گا۔ تو اب یہ معلوم کرنا باقی ہے کہ کیا قادیان اس وعیدی عذاب کے اندر ہے یا باہر۔ اس کے متعلق بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ہی پیش کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں:-

(۱) "ہم دعوے سے لکھتے ہیں۔ کہ قادیان میں کبھی بھی طاعون جارفہ نہیں پڑے گی۔ جو گاؤں کو ویران کرنے والی اور کھا جانے والی ہوتی ہے۔ . . . . تمام دنیا میں ایک قادیان ہے۔ جس کے لئے یہ وعدہ ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔" (دافع البلاء حاشیہ صفحہ ۵)

عبارت صاف ہے۔ تشریح کی ضرورت نہیں۔ کہ قادیان مھلکوھا کی تحدید سے مستثنےٰ ہے۔

اگر لاہور کو مرکز قرار دینے والو! غور سے سن لو۔ کہ مھلکوھا کی وعید کی زد سے وہ باہر نہیں۔ ہاں اگر غیر مبایعین لاہور کو احمدیت کا مرکز خیال کرتے ہیں۔ تو سب مل کر دعائیں کریں اور خدا سے خبر پاکر لاہور کی حفاظت کا اعلان کردیں۔ کیا میں امید کروں۔ کہ وہ ایسا کریں گے

(۲) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"وہ قادر خدا قادیان کو طاعون کی تباہی سے محفوظ رکھیگا تا تم سمجھو۔ کہ قادیان اس لئے محفوظ رکھی گئی ہے کہ خدا کا رسول اور اس کا فرستادہ قادیان میں تھا۔"

سبحان اللہ اس عبارت میں حضورؑ نے کیسے صاف طور پر فرمادیا۔ کہ مھلکوھا کی وعید سے قادیان مستثنےٰ ہے۔ اور نیز کہ قادیان اس کے رسول کا تخت گاہ ہے۔ پس رسول کے تخت گاہ کو چھوڑ کر کسی اور جگہ کو مرکز قرار دے لینا اپنے امام اور پیشوا سے منہ موڑنا نہیں۔ تو اور کیا ہے۔ گو اس قسم کی حفاظت کے وعدے قادیان کی نسبت حضرت مسیح موعود کی کتب میں بہت ہیں۔ مگر میں انہی پر اکتفا کرتا ہوا۔ امید کرتا ہوں۔ غیر مبایعین پر ان حوالوں سے اچھی طرح واضح ہوگیا ہوگا۔ کہ اللہ تعالےٰ نے خود اور اس کے برگزیدہ رسول حضرت مسیح موعود نے اس عذاب شدید کی وعید سے جس کا ذکر پیغام صلح نے ان من قریۃ الا نحن مھلکوھا کی آیت پیش کرکے کیا ہے۔ نہ صرف قادیان کو مستثنےٰ فرمایا۔ بلکہ بڑے زور اور تحدی سے اس کی حفاظت کے وعدہ کو دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ پس جو شخص الٰہی وضاحت کے باوجود قادیان کو ترچھی نگاہ سے دیکھیگا۔ اس کی آنکھ خطرے سے محفوظ نہیں۔ جو دل قادیان کی تباہی چاہیگا۔ وہ ٹکڑے ٹکڑے کیا جائیگا۔ جو ہاتھ قادیان کے خلاف اٹھیگا۔ یقیناً وہ شل کیا جائیگا۔ احمدیت کا مرکز ہمیشہ کے لئے قادیان دارالامان ہے۔ اور جو اس کے خلاف کرتا ہے وہ اپنی ہلاکت کا آپ ذمہ وار ہے۔

غیر مبایعین کو نصیحت

بالآخر میں غیر مبایعین کو نصیحت کرتا ہوں۔ آپ لوگوں سے غلطی ہوئی۔ جو باوجود من فارق الجماعۃ کی وعید کے جماعت سے الگ ہوگئے۔ اور باوجودیکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے صاف طور پر فرمادیا تھا۔ ید اللہ فوق الجماعۃ من شذ شذ فی النار کہ اللہ تعالےٰ کی مدد اور نصرت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت پر ہوگی۔ جو ایک امام کے ماتحت ہوگی۔ اور جو اس امام والی جماعت سے الگ ہوگا اس کا انجام اچھا نہ ہوگا۔ آپ لوگوں نے کچھ پرواہ نہ کی۔ اور ایک ایسی جماعت سے جو اپنا واجب الاطاعت امام رکھتی ہے الگ ہوگئے۔ آپ لوگوں کی ہدایت کے لئے اب بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کا فرمان موجود ہے۔ جیسے حضور فرماتے ہیں:-

اتبعوا السواد الاعظم۔ یعنے جب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت سے کچھ لوگ الگ ہوجائیں گے۔ تو اس وقت حق و باطل کی تمیز یہ ہوگی۔ کہ جس بات پر جماعت کا کثیر حصہ متفق ہوگا۔ وہ حق ہوگا۔ پس اے الگ ہونے والو جماعت کے کثیر حصہ کے ساتھ مل جاؤ۔

اللہ تعالےٰ کا شکر ہے۔ کہ آپ میں سے بہت سے دوست پھر واپس آکر آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے ارشاد پر عمل کر چکے ہیں۔ میں امید کرتا ہوں۔ جو چند افراد باقی ہیں۔ وہ بھی واپس آئیں گے۔ اور جو نہ آئیں گے۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حسب ذیل اعلان کے مصداق بنیں گے:-

"جو میرے نہیں۔ وہ عبث دوستی کا دم مارتے ہیں کیونکہ وہ عنقریب الگ کئے جائیں گے۔ اور ان کا پچھلا حال ان کے پہلے سے بدتر ہوگا . . . . پس جو جدا ہونے والے ہیں۔ جدا ہوجاویں۔ انہیں وداع کا سلام لیکن یاد رکھیں۔ کہ بدظنی اور قطع تعلق کے بعد اگر پھر کسی وقت جھکیں۔ تو اس جھکنے کی عند اللہ ایسی عزت نہیں ہوگی۔ جو وفادار لوگ عزت رکھتے ہیں۔ کیونکہ بدظنی اور غداری کا داغ بہت ہی بڑا داغ ہے" (انوار الاسلام)

اگر بے جا ضد کو ترک کرکے غیر مبایعین غور کریں۔ تو انہیں معلوم ہو۔ کہ لاہوری پارٹی روز بروز انہیں احمدیت سے دور لے جارہی ہے۔ اور احمدیت کی خصوصیات مٹانے کی کوشش کر رہی ہے۔ اس سے محفوظ رہنے کا یہی طریق ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے قائم کردہ مرکز سے وابستگی حاصل کی جائے۔

خاکسار:-

عبد الغفور مہتمم تبلیغ حلقہ راولپنڈی

تاریخ اسلام

جنگِ دمشق

حضرت ضرار دشمنوں کے نرغہ میں

گذشتہ مضمون میں یہ ذکر کیا جا چکا ہے۔ کہ جب وردان رومی سپہ سالار کا بیٹا حمران حضرت ضرار کے نیزہ سے زخمی ہو کر گھوڑے سے گر پڑا۔ اور ہلاک ہو گیا۔ ادھر حضرت ضرار کے نیزہ کا پھل اس کے سینہ میں رہ گیا۔ اور آپ نہتے ہو گئے۔ تو رومیوں نے آپ کو گرفتار کر لیا۔ اس واقعہ سے مسلمانوں کو بڑا رنج پہنچا۔ اور اسلامی لشکر میں کچھ سستی سی پیدا ہونے لگی۔ رافع بن عمیرہ نے یہ دیکھ کر تمام لشکر کو جمع کیا۔ اور ایک پر زور تقریر کرتے ہوئے کہا۔ اگر ضرار گرفتار ہو گیا ہے۔ یا شہید ہو گیا ہے۔ تو کیا ہوا۔ ہمارا خدا زندہ ہے۔ اور وہ ہمارے ساتھ ہے۔ پس اپنی کمریں کس لو۔ اور ہمتیں بلند رکھتے ہوئے دشمن کا مقابلہ کرو۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں ذرا بھی سستی اور غفلت دکھائیگا۔ وہ خدا اور اس کے رسول کا نافرمان ہوگا۔ اور گنہگار ٹھہریگا۔

یہ تقریر سنکر مسلمانوں میں نئے سرے سے جوش بھر گیا اور وہ اللہ اکبر کے نعرے بلند کرتے ہوئے پہلے سے زیادہ بہادری کے ساتھ مقابلہ کرنے لگے۔

حضرت خالدؓ کی کمک

ادھر رافع نے سبک رفتار گھوڑے پر ایک سوار کو روانہ کر کے حضرت ضرار کی گرفتاری اور دیگر تمام حالات سے فوجی مرکز میں اطلاع دی۔ اور کمک طلب کی۔ حضرت خالدؓ نے جب یہ سنا کہ حضرت ضرار گرفتار ہو گئے ہیں۔ اور رومیوں کا لشکر کثیر ہے تو انہیں بہت صدمہ ہوا۔ کیونکہ حضرت ضرار ایک تجربہ کار اور بہادر جنگجو اور اسلام کی بڑی خدمت کرنے والے انسان تھے۔ حضرت خالدؓ نے فوراً ہی میسرہ بن مسروق کی نگرانی میں ایک ہزار مسلمانوں کا لشکر دمشق کے شرقی دروازہ پر محاصرہ کے لئے چھوڑا۔ اور باقی لشکر کو لے کر حضرت ضرار کو چھوڑانے اور رومی لشکر کو پسپا کرنے کے لئے روانہ ہو گئے۔

ایک سوار کا تیزی سے آگے آگے جانا

جب اسلامی لشکر روانہ ہوا۔ تو دفعتہً اس میں سے ایک سوار اپنے گھوڑے کو نہایت تیزی کے ساتھ دوڑاتا ہوا آگے نکل گیا اس پر سب کو حیرت ہوئی۔ اور قسم قسم کے خیالات اور قیاسات کئے گئے۔ دوسرے سواروں نے بھی اپنے گھوڑوں کی لگامیں ڈھیلی چھوڑ دیں۔ اور بہت جلد منزل مقصود پر پہنچ گئے جب حضرت خالدؓ اپنے لشکروں کے سمیت میدان جنگ میں پہنچے۔ تو کیا دیکھتے ہیں۔ کہ وہی سوار جو اسلامی لشکر سے نہایت تیزی کیساتھ گھوڑا دوڑاتا ہوا آگے آگے جا رہا تھا۔ رومیوں کے لشکر میں اپنا نیزہ تان کر گھس گیا۔ اور کئی آدمیوں کو جام ہلاکت پلا کر صحیح و سلامت باہر آ گیا۔ پھر ان کے لشکر میں غائب ہو گیا۔ اور زخمیوں اور مردوں کے پشتوں کے پشتے لگاتا گیا۔ اس سوار کی شجاعت اور شدت حملہ کو دیکھ کر سب لوگ عش عش کر رہے تھے۔ کہ اتنے میں حضرت خالدؓ نے بھی اپنے ہمراہیوں سمیت حملہ کر دیا۔ اور رومیوں کی صفوں کو پراگندہ کر کے رکھدیا۔ اسوقت بھی وہ سوار اپنی شجاعت اور جرأت کے جوہر دکھا رہا تھا۔ اور کمال یہ تھا۔ کہ اب تک اس کو کوئی بھی زخم نہیں لگا تھا۔ رومی ہر ممکن کوشش سے اس کو گرفتار کرنے کی کوشش کرتے۔ لیکن وہ اپنی ہوشیاری اور عقلمندی سے ان کے داؤ میں نہ آتا تھا۔ اور ہر دفعہ صاف بچ کر نکل آتا۔ بعض مسلمان اس سوار کے حملہ کی شدت اور تندی کو دیکھکر یہ سمجھنے لگے۔ کہ یہ حضرت خالدؓ بن ولید ہیں دوسری طرف رافع بن عمیرہ بھی داد شجاعت دے رہے۔ اور دشمن کے لشکر میں موت بکھیر رہے تھے۔ آخر رومی لشکر کو سخت زک اٹھانی پڑی۔ وردان نے اپنے لشکر کو سنبھالنے کی ہر ممکن کوشش کی مگر نہ سنبھل سکا۔ رومی پسپا ہو کر اپنے خیمے میں چلے گئے۔ اور میدان مسلمانوں کے ہاتھ رہا۔

سوار کون تھا؟

اسوقت خالدؓ بن ولید کو اس سوار کا حال معلوم کرنے کی طرف توجہ ہوئی۔ انہوں نے اسے بلا کر پوچھا۔ کہ تو کون ہے۔ جو اسلام کی حمایت میں اپنی جان کو ہتھیلی پر رکھ کر شجاعت سے لڑا ہے۔ اور ہم سب کو اپنے بے نظیر کارناموں سے حیران و ششدر کر دیا ہے۔ مگر سوار خاموش رہا اور اس نے کوئی جواب نہ دیا۔ حضرت خالد کے ہمراہیوں نے اسے کہا اسلامی سپہ سالار تجھ سے پوچھتا ہے۔ اور تو کوئی جواب نہیں دیتا۔ یہ فوج کے قواعد کے خلاف ہے۔ اس پر سوار نے کہا۔ میری نیت کسی قانون کو توڑنے کی نہیں۔ صرف شرم و حیا کے باعث میں نے جواب نہیں دیا۔ کیونکہ میں مرد نہیں۔ بلکہ عورت ہوں۔ حضرت خالدؓ نے متعجب ہو کر نام اور قوم دریافت کی۔ تو اس نے کہا میرا نام خولہ ہے اور میں ضرار کی بہن ہوں۔

خولہ کا عزم

انہوں نے کہا۔ میں دیگر عورتوں کے ساتھ کیمپ میں بیٹھی ہوئی تھی کہ اپنے بھائی کی گرفتاری کی خبر میرے کانوں میں پڑی۔ جس نے مجھے بیقرار کر دیا۔ اور اسی وقت میں نے عزم کر لیا کہ اپنے بھائی کو چھڑاؤں گی میں نے اپنے بھائی ضرار کو تلاش کرنے کی بہت کوشش کی۔ اور رومی لشکر کی ہر ایک جگہ کو چھان مارا ہے لیکن افسوس کہ وہ مجھے کہیں نظر نہیں آیا۔ اس وقت میں سخت بے چینی میں ہوں۔ مجھے اپنے بھائی سے بے حد محبت ہے۔ اور جبتک میں اسے رہا نہ کرا لوں۔ مجھے چین نہ آئے گا۔ حضرت خالدؓ نے اس خاتون اور اسکی قوم کی شجاعت کی داد دیتے ہوئے کہا۔ مجھے بھی ضرار کی گرفتاری کا از حد صدمہ ہے اور میں نے بھی ان کی تلاش میں ہر چند حملے کئے ہیں۔ مگر مجھے بھی کہیں پتہ نہیں چلا۔ معلوم نہیں۔ وہ رومیوں کے ہاتھوں میں گرفتار ہیں۔ یا ان کے ہاتھوں شہید ہو گئے ہیں۔ اگر زندہ ہیں۔ تو کل انشاء اللہ ان کو چھوڑا لیں گے۔ اور اگر شہید ہو گئے ہیں۔ تو رومیوں سے اس کا بدلہ لیں گے۔

رومی لشکر کی گھبراہٹ

رومی مسلمانوں کے حملہ کی شدت سے گھبرائے ہوئے تھے۔ کہ انہوں نے بھاگ جانے کا ارادہ کر لیا۔ لیکن وردان رومی سپہ سالار نے دھمکی۔ نرمی۔ اور مختلف طریقوں سے انہیں روکنے کی کوشش کی۔ بعض تو اس کی دھمکی میں آ گئے۔ لیکن اکثر نے کہا۔ کہ اب ہم مسلمانوں کا مقابلہ کرنے کی اپنے اندر تاب نہیں پاتے۔ اس پر چند رومی سرداروں نے مشورہ کیا۔ کہ اسلامی لشکر میں جا کر اور اس کی حفاظت میں آ کر اپنی جان و مال کو محفوظ کر لیں۔ اس تجویز کو عملی جامہ پہنانے کی خاطر جب یہ لوگ اسلامی لشکر میں پہنچے تو حضرت خالدؓ نے چند باتیں دریافت کرنے کے بعد انہیں کہا۔ کہ ہم تمہارے شہر حمص میں جب پہنچیں گے۔ تو پھر تم سے صلح کریں گے۔ اب تم احتیاطاً ہماری نظر بندی میں رہو۔ چنانچہ یہ لوگ اسلامی کیمپ میں رہے۔ اور حضرت خالدؓ کے دریافت کرنے پر انہوں نے حضرت ضرار کے متعلق بھی تمام معلومات بہم پہنچا دیں۔ کہ انہیں وردان رومی سپہ سالار نے ایک دستہ سواروں کے ہمراہ اپنی شجاعت اور بہادری کا ثبوت پیش کرنے کے لئے شاہ روم کے پاس بھیج دیا ہے۔

حضرت ضرار کی رہائی

اس پر رافع بن عمیرہ حضرت خالد کے حکم سے چند سواروں کے ہمراہ حضرت ضرار کو چھڑانے کے لئے روانہ ہوئے۔ حضرت خولہ بھی اجازت لے کر اپنے بھائی کی رہائی کے لئے چل پڑیں۔ اس اسلامی دستہ نے اپنے گھوڑوں کی باگیں ڈھیلی چھوڑ دیں۔ اور رومیوں کو جو اونٹنیوں پر سوار تھے۔ تین میل کے فاصلہ پر جا پکڑا۔ اور یکدم ان پر ایسا سخت حملہ کیا۔ کہ ان کے اوسان خطا ہو گئے۔ حضرت ضرار کو ایک اونٹ پر لاد کر ان کی مشکیں کسی ہوئی تھیں۔ مسلمانوں نے مشکیں کھول کر آپ کو آزاد کیا۔ وہ اپنی بہن خولہ کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ اور ایک دوسرے کو زندہ دیکھ کر خدا کا شکر بجا لائے

وردان اور رومی لشکر کا فرار

دوسرے دن حضرت خالدؓ نے اپنے ہمراہیوں سمیت رومی لشکر پر حملہ کر دیا۔ لیکن رومی سپہ سالار پہلے دن کی لڑائی کی وحشت سے فوج کے بے دل ہو جانے کی وجہ سے کچھ نہ کر سکا۔ اور آخر وردان کو بھی اپنی فوج کے ساتھ بھاگ کر جان بچانی پڑی لشکر اسلام۔ مظفر و منصور نعرہائے اللہ اکبر بلند کرتا ہوا واپس دمشق پہنچا۔

تحقیق الادیان

مسیحی اعتقادات

پر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اعتراضات

ایک ایسے مدعی کے متعلق جو لوگوں کی اصلاح کے لئے کھڑا ہو۔ اور جس کی طرف خدا کا فرستادہ ہونے کا دعویٰ منسوب کیا جائے۔ یہ دیکھنا نہایت ضروری ہے کہ اس کی دعویٰ سے پہلی زندگی کس طرح گذری لیکن وہ جس کی طرف خدائی کا دعویٰ منسوب کیا جائے۔ جسے ابن اللہ کہا جائے۔ اور جسے انسانوں سے بالا اور بلند ہستی قرار دیا جائے۔ اس کی ابتدائی زندگی کا ذکر نہایت ضروری ہے۔ لیکن یسوع مسیح کی پہلی زندگی کلیتہً پردہ خفا میں ہے۔ اس امر کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حسب ذیل الفاظ میں پیش فرمایا۔

یسوع مسیح کی ابتدائی زندگی

"ایک اعتراض میں نے انجیلوں پر یہ کیا تھا کہ انجیلوں میں صرف اسی قسم کے جھوٹ نہیں۔ جو یسوع نے اس حصہ عمر کے متعلق ہیں جس میں اس نے اپنے تئیں ظاہر کیا۔ بلکہ یسوع کی پہلی زندگی کی نسبت بھی انجیلوں کے لکھنے والوں نے عمداً جھوٹ بولا ہے۔ اور اس کے ان واقعات کو ظاہر کرنا انہوں نے مناسب نہیں سمجھا۔ جو اسکی اس زندگی کے متعلق ہیں جو اس کے دعوے سے پہلے گذر چکی تھی۔ حالانکہ ایسا شخص جس نے خدائی کا دعویٰ کیا تھا۔ اس کی عمر کا وہ پہلا اور بڑا حصہ بھی بیان کرنے کے لائق تھا جس میں قریباً کل عمر اسکی کھپ چکی تھی اور صرف بقول عیسائیاں تین برس اس کی عمر سے باقی رہ گئے تھے۔ تا دیکھا جاتا کہ اس تیس برس کی عمر میں کس طرح کے چال چلن سے اس نے زندگی بسر کی اور کس طور سے خدا کا معاملہ اس سے رہا اور کس کس قسم کے عجائبات اس سے ظہور میں آئے۔ مگر افسوس کہ انجیل نویسوں نے اس حصہ کا نام بھی نہ لیا۔ ہاں لوقا باب اول میں اس قدر لکھا ہے کہ فرشتہ نے مریم پر ظاہر ہو کر اس کو بیٹے کی خوشخبری دی اور کہا کہ اس کا نام عیسیٰ رکھنا۔ لیکن یہ قصہ لوقا کی خود تراشیدہ بات معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ اگر یہ قصہ صحیح ہوتا۔ تو پھر مریم اس کی ماں جس کو فرشتہ نظر آیا تھا۔ اور اس کے بھائی جو اس فرشتہ سے خوب اطلاع رکھتے تھے کیوں اس پر ایمان [illegible]

اپنے بھائیوں کے بھائی ہونے سے انکار کیا۔ اور ماں سے بھی انکار کیا۔" (کتاب البریہ صفحہ ۴۵)

یہ کوئی معمولی اعتراض نہیں۔ بلکہ بہت وزنی اور نہایت اہم اعتراض ہے۔ جس کا عیسائیوں کے پاس کوئی جواب نہیں ہے۔

غلط بیانی کی مثالیں

پھر مصلح ربانی کے لئے یہ بھی ضروری ہے۔ کہ وہ راستباز ہو۔ اور کوئی ایسی بات دیدہ دانستہ اسکی طرف سے پیش نہ ہو جو اصل واقعہ کے خلاف ہو۔ مگر یسوع مسیح اس معیار پر بھی پورے نہیں اترتے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مثالیں پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"میں نے یہ بھی اعتراض کیا تھا کہ یوحنا باب ۲ آیت ۲۰ میں ہے کہ یہودیوں کو مسیح نے کہا تھا کہ ہیکل چھیالیس برس میں بنائی گئی ہے۔ مگر یہودیوں کی کتابوں میں بتواتر یہ درج ہے۔ کہ صرف آٹھ برس تک ہیکل تیار ہوگئی تھی۔ چنانچہ اب تک وہ کتابیں موجود ہیں۔ پس یہ بات بالکل جھوٹ ہے کہ یہودیوں نے مسیح کو ایسا کہا تھا اور خود یہ بات قرین قیاس بھی نہیں کہ ایسی مختصر عمارت جس کے بنانے کے لئے نہایت سے نہایت چند سال کافی تھے۔ وہ چھیالیس برس تک بنتی رہی ہو۔ سوا ایسے ایسے جھوٹ انجیلوں میں ہیں جن کی وجہ سے ان کے مضامین قابل تمسک نہیں مثلاً دیکھو کہ انجیل یوحنا باب ۱۳ آیت ۳۴ میں لکھا ہے کہ میں تمہیں ایک نیا حکم دیتا ہوں کہ تم ایک دوسرے سے محبت رکھو۔ حالانکہ یہ نیا حکم نہیں۔ کیونکہ احبار کی کتاب باب ۱۹ آیت ۱۸ میں یہی حکم لکھا ہے۔ پھر وہ نیا کیونکر ہوگیا۔ تعجب کہ یہ انجیلیں ہیں جن کی نسبت بیان کیا گیا ہے کہ وہ پایۂ اعتبار کے رو سے احادیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر ہیں اور ظاہر ہے کہ جن کتابوں میں ایسے قابل شرم جھوٹ ہیں ان کو اسلام کی کتب احادیث سے کیا نسبت ہے۔" (صفحہ ۴۵)

اناجیل اور عیسائی محققین

ایک ایسی کتاب جسے الہامی قرار دیا جاتا ہو۔ اس کی یہ خصوصیت ہونی چاہئے۔ کہ اپنے پیروؤں کو مطمئن کر سکے۔ اور وہ اس کے منزہ عن الخطاء ہونے پر یقین رکھتے ہوں۔ لیکن اناجیل کی یہ حالت ہے۔ کہ عیسائی محققین اس سے سخت شاکی ہیں۔ اور جو بھی آبائی تقلید اور تعصب سے علیحدہ ہو کر غور و خوض کی نظر سے انہیں دیکھتا ہے وہ ان کے خلاف آواز اٹھانے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

"میں نے یہ اعتراض بھی کیا تھا کہ پادری صاحبان کا ایک بڑا محقق شمکر نام کہتا ہے کہ یوحنا کی انجیل کے سوا باقی تینوں انجیلیں جعلی ہیں اور مشہور فاضل ڈاڈیل اپنی تحقیقات کے بعد لکھتا ہے کہ دوسری صدی کے وسط تک ان موجودہ چار انجیلوں کا کوئی نشان دنیا میں نہ تھا۔ سیمرلی کہتا ہے کہ موجودہ عہد نامہ یعنی انجیلیں نیک نیتی کے بہانہ سے مکاری کے ساتھ دوسری صدی کے آخیر میں لکھی گئیں۔ اور ایک پادری ایولسن نام انگلستان کا رہنے والا کہتا ہے کہ متی کی یونانی انجیل دوسری صدی مسیحی میں ایک ایسے آدمی نے لکھی تھی جو یہودی نہ تھا اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ اس میں بہت سی غلطیاں اس ملک کے جغرافیہ کی بابت اور یہودیوں کی رسومات کی بابت ہیں۔ عیسائیوں کے محقق اس بات کے بھی معترف ہیں کہ ایک عیسائی اپنے مذہب کے رو سے انسانی سوسائٹی میں نہیں رہ سکتا اور نہ تجارت کر سکتا ہے۔ کیونکہ انجیل میں امیر بننے اور کل کی فکر کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ ایسا ہی کوئی سچا عیسائی فوج میں بھی داخل نہیں ہو سکتا کیونکہ دشمن کے ساتھ محبت کرنے کا حکم ہے۔ ایسا ہی اگر کامل عیسائی ہے تو اس کو شادی کرنا بھی منع ہے۔ ان تمام باتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ انجیل ایک مختص الزمان اور مختص القوم قانون کی طرح تھی جس کو حضرات عیسائیوں نے عام ٹھہرا کر صدہا اعتراض اس پر وارد کرا لئے۔ بہتر ہوتا کہ وہ کبھی اس بات کا نام نہ لیتے کہ انجیل کی تعلیم میں کسی قسم کا کمال ہے۔ ان کے اس بے جا دعوے سے بہت سی خفت اور سبکی ان کو اٹھانی پڑی ہے۔" (صفحہ ۴۸)

معرفت الٰہی کا فقدان

پھر سچے مذہب کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ ایسا خدا پیش نہ کرے جس کی طاقتیں صرف گذشتہ زمانہ تک محدود ہوں اور اگر آج کوئی اسکی قدرتوں کا مشاہدہ کرنا چاہے تو نہ کر سکے۔ کیونکہ اس طرح معرفت الٰہی حاصل نہیں ہو سکتی۔ مگر عیسائیت ایسا ہی خدا پیش کرتی ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس بارے میں عیسائیت کے متعلق یہ گرفت کی۔

"افسوس کہ عیسائی مذہب میں معرفت الٰہی کا دروازہ بند ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کی ہمکلامی پر مہر لگ گئی ہے۔ اور آسمانی نشانوں کا خاتمہ ہوگیا ہے۔ پھر تازہ بتازہ معرفت کس ذریعہ سے حاصل ہو صرف قصوں کو زبان سے چاٹو۔ ایسے مذہب کو ایک عقلمند کیا کرے جس کا خدا ہی کمزور اور عاجز ہے۔ اور جس کا سارا مدار قصوں اور کہانیوں پر ہے" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲) اس مضمون کو پڑھ کر آپ اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ عیسائیت پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیسے زبردست اعتراضات کئے اور کس طرح اس کی

مسلمانانِ کشمیر کی مخلصانہ نصیحت مسلمانانِ الور کو

اخبارات سے معلوم ہوا ہے۔ کہ مسلمانان الور پر بھی مسلمانان کشمیر کی طرح ظلم و ستم کئے جا رہے ہیں۔ ہندو ریاستوں میں مسلمان رعایا کے ساتھ جو سلوک ہوتا ہے۔ اس کو ریاستی لوگ ہی بہتر سمجھ سکتے ہیں۔ پس ہم مسلمانان کشمیر اپنے الور کے مسلمان بھائیوں کی تکالیف کا اندازہ خوب لگا سکتے ہیں۔ کیونکہ ہم بھی ایک عرصہ سے ریاست کے ظلم و ستم کا نشانہ بنے رہے ہیں۔ ہم مسلمانان کشمیر الور کے ستم رسیدہ مسلمانوں کے ساتھ پوری پوری ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔ اور خداوند کریم سے ہر وقت دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ ان کی تکالیف اور مشکلات کو جلد از جلد دور فرمائے۔

اس وقت ایک ضروری گزارش ہم اپنے الور کے ستم رسیدہ بھائیوں سے کرنا چاہتے ہیں۔ تاکہ وہ کسی مزید تکلیف اور مصیبت میں نہ پڑیں۔ ہمیں تجربہ ہے۔ اور ہمارے تجربہ سے مسلمانان الور کو فائدہ اٹھانا چاہیئے ؛

ہم مسلمانان کشمیر آئینی رنگ میں اور قانون کا احترام کرتے ہوئے جدوجہد کر رہے تھے۔ کہ پنجاب کے مسلمان بھائیوں نے ہماری امداد کا ارادہ کیا۔ ہماری خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی جب ہم نے مسلمانان پنجاب کو اپنی امداد کے لئے اٹھتے دیکھا۔ ہماری ڈھارس بندھ گئی۔ اور ہماری امیدیں بلند ہو گئیں۔ لیکن خود غلط بود آنچہ من پنداشتم کے مصداق ہماری تمناؤں اور امیدوں پر پانی پھر گیا ہم آئینی جدوجہد کے حامی تھے۔ ہمیں قانون کا احترام مدنظر تھا۔ کہ پنجاب سے مجلس احرار اٹھی۔ اور اس نے قانون شکنی کر کے ہزاروں مسلمانوں کو گوناگوں تکالیف میں بلاوجہ اور بے فائدہ ڈالدیا۔ جتھہ بازی شروع ہوئی۔ قانون توڑے گئے۔ اور جوش میں بعض کشمیر کے جوشیلے بھی بہہ گئے اور پنجاب کے بھی۔ جو اب تک جیلوں میں پڑے ہیں۔ مجلس احرار نے نہ صرف خود تکلیف اٹھائی۔ بلکہ ہزاروں کشمیریوں کو بھی مفت کی مصیبت میں ڈالدیا۔ میرپور، کوٹلی۔ اور جموں میں ہنگامے ہوئے جن کا اثر وادی کشمیر پر بھی پڑا۔ اور خواہ مخواہ مسلمانوں کو تکلیف ہوئی۔ اور ہم مسلمان اپنے مقصد سے بہت دور جا پڑے۔ ہم اب تک سمجھ نہیں سکے۔ کہ آخر مجلس احرار کا مقصد کیا تھا۔ ہم صرف اسی قدر سمجھے ہیں۔ کہ بجائے آرام یا فائدہ کے اس مجلس سے ہم مسلمانان کشمیر نے تکلیف اور مصیبت ہی حاصل کی ؛

اس وقت ہم دیکھ رہے ہیں۔ کہ مجلس احرار نے الور کا رخ کیا ہے۔ اس لئے ہم الور کے مسلمانوں سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اپنے فائدہ اور نقصان کو سمجھ لیں۔ اور ہرگز ہرگز کوئی جارحانہ کارروائی نہ کریں مسلمان پہلے سے ہی ستم رسیدہ ہیں۔ اور اگر انہوں نے کوئی جارحانہ قدم مجلس احرار کے مشورہ سے اٹھایا۔ تو وہی حال ہوگا۔ جو غریب اور لاچار کشمیری قوم کا ہوا۔ ہم ہندوستان کے لیڈروں خصوصاً ڈاکٹر سر محمد اقبال۔ سید غلام بھیک صاحب نیرنگ۔ مولانا شفیع داؤدی اور دیگر اصحاب سے یہ عرض کرتے ہیں کہ وہ مسلمانوں کو قبل از وقت آگاہ کر دیں۔ تاکہ مزید پریشانیاں پیدا نہ ہوں۔ ؛

آخر میں ہم مسلمانان الور کی تکالیف کے خاتمہ کے لئے دعا کرتے ہیں ؛ (مسلمانانِ کشمیر) (نامہ نگار)

قابل توجہ ہوم منسٹر صاحب ریاست جموں و کشمیر

محکمہ پی ڈبلیو ڈی میں مسلمانوں کی حق تلفی

محکمہ پی۔ ڈبلیو۔ ڈی میں مسلمان ملازموں کی اس قدر کمی ہے کہ آٹے میں نمک کہنے سے بھی مہاسبھائی ذہنیت کی توہین ہوتی ہے۔ کیونکہ مسلمان عنصر اس محکمہ میں نفی کے برابر ہے۔ جو چند نفوس کسی نہ کسی طرح اس محکمہ میں موجود ہیں۔ ان کو نکالنے کے لئے طرح طرح کے طریقے اختیار کئے جا رہے ہیں۔ مثال کے طور پر بابو محمد حسین و غلام حسین سب اوورسیر ان جو بانہال روڈ پر عرصہ پندرہ سال سے نہایت محنت و دیانتداری سے کام کر رہے تھے۔ اور جن کو تنخواہ بحساب ۷۰ روپے ماہوار ملتی تھی۔ ان کو تبدیل کر کے کوٹلی تحصیل کے جلے ہوئے مکانوں کے نقشے و اسٹیمیٹ بنانے پر مامور کیا گیا جب انہوں نے یہ کام زیر نگرانی بابو عبد العزیز صاحب اوورسیر نہایت محنت سے ختم کیا تو ان کی تنخواہ ۷۰ روپے سے ۴۱ روپے کر دی گئی۔ پھر اسی پر اکتفا نہیں۔ اب معلوم ہوا ہے۔ کہ ان کو اسوج کے بعد سبکدوش کر دینے کا بندوبست ہو رہا ہے۔ اور یہ سب کچھ تخفیف کی آڑ میں کیا جا رہا ہے۔ برخلاف اس کے ہندوؤں کو مستقل اسامیوں پر تعینات کیا جا رہا ہے۔ یہ ہے گلینسی کمیشن کی سفارشات کا اثر ؛

(۲) بابو عبد العزیز اوورسیر جو پشتینی باشندہ ریاست ہونے کے علاوہ نہایت تجربہ کار آدمی ہے۔ اور عرصہ ڈیڑھ سال تک عہدہ ایس۔ ڈی۔ او پر نہایت کامیابی کے ساتھ سرینگر خاص میں کام کر چکا ہے۔ جس نے نہایت محنت سے سرینگر کی سڑکیں تیار کرائی ہیں۔ اس کو مستقل آسامی سے ہٹا کر عارضی سلسلہ میں کوٹلی بھیج دیا گیا ہے۔ اور اب اسے بھی کسی نہ کسی طرح سبکدوش کر دینے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ ایسے نوجوان اور قابل آدمیوں کو بجائے ترقی دینے اور حوصلہ افزائی کرنے کے نکالنے کی تجویز کرنا صریح ظلم ہے ؛

(۳) بابو عبد القادر اوورسیر پلیس و بابو جلال الدین سب اوورسیر و بابو علم دین ہیڈ ڈرافٹسمین کو بھی ریٹائر کرنے کی تجویز زیر غور ہے۔ اس طرح گویا تمام پی۔ ڈبلیو۔ ڈی میں ایک بھی مسلمان نہیں رہیگا ؛

ہم ہوم منسٹر صاحب کی توجہ اس طرف مبذول کراتے ہوئے درخواست کرتے ہیں کہ وہ محکمہ پی۔ ڈبلیو۔ ڈی کے عملہ کی فہرستیں طلب فرما کر ملاحظہ فرمائیں۔ کہ محکمہ ہذا میں کس قدر ملازمتیں مسلمانوں کے قبضہ میں ہیں۔ اور اب گلینسی کمیشن کی رپورٹ کی دھجیاں کس طرح فضائے آسمانی میں مہاسبھائی افسروں کے ہاتھوں اڑ رہی ہیں ؛

کیا ہم ہوم منسٹر صاحب سے امید رکھیں۔ کہ وہ چیف انجنیر صاحب سے اس بارہ میں حالات دریافت کریں گے ؛ (نامہ نگار)

توسیع اشاعت "الفضل"

احباب کرام کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد یاد کرا چکا ہوں۔ کہ ہمارے الفضل کے خریدار ایک خاص مقررہ تعداد سے نہیں بڑھتے۔ کم از کم اس کے خریدار تین ہزار تو ہوں۔ اس کے لئے احباب جو کوشش فرما رہے ہیں۔ اس کے نتائج ملاحظہ فرمالیں۔ اقتضا رفتار سست ہے اور امید سے کم۔ تاہم قابل شکریہ ہے۔ امید ہے آئندہ اس سے زیادہ خوش کن رپورٹ ہوگی

۱۲ جولائی ۳۲ء سے ۱۲ اگست ۳۲ء تک جس قدر نئے خریدار ہوئے۔ ان کی فہرست مندرجہ ذیل ہے۔ (مینجر)

جو خود خریدار بنے	۲۵
بذریعہ محمد صدیق صاحب تاندلیانوالہ	ایک خریدار
" ڈاکٹر فتح الدین صاحب بنوں	"
" مولوی ظہور الحسن صاحب	"
" محمد احمد صاحب۔ حیدرآباد	"
" عبد الرحیم صاحب ناگپور	"
" ڈاکٹر محمد احسان صاحب۔ گوجرانوالہ	"
" مولوی عبد الرحمٰن صاحب انور بوتالوی	"
" بابو عطاء اللہ صاحب لاہور (قیمت ۶ ماہ خود بھیجی)	"
میزان =	۳۳

اطلاع خریدارانِ الفضل کو وی پی کی

مفصلہ ذیل خریداران الفضل کا چندہ ۱۶ اگست تا ۱۵ ستمبر کی درمیانی تاریخوں میں ختم ہے براہ مہربانی اپنا اپنا نام دیکھ لیں اور چندہ بذریعہ منی آرڈر یا دستی یا بذریعہ دفتر محاسب بھجوا دیں۔ ورنہ ۱۵ ستمبر کا پرچہ وی پی ہوگا دینجر

نمبر خریداری	نام
۱۲۹	حکیم محمد قاسم صاحب
۱۸۱	منشی غلام حیدر صاحب
۲۰۱	میاں غلام رسول صاحب
۲۰۳	ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب
۳۶۲	بابو عبدالغفور صاحب
۳۷۷	ایم محمد امیر صاحب
۶۴۹	مولوی محمد الدین صاحب
۷۹۳	مولوی عمر الدین صاحب
۸۷۳	مستری مہر اللہ صاحب
۹۳۵	منشی صدر الدین صاحب
۱۰۵۳	منشی محمد نذیر خاں صاحب
۱۰۷۴	منشی سلطان عالم صاحب
۱۳۳۵	خواجہ گلزار محمد صاحب
۱۶۱۹	مولوی الیاس الدین صاحب
۱۶۳۰	میاں محمد علی صاحب
۱۶۷۸	مولوی غلام محمد صاحب
۲۰۹۶	ایم محمد اعظم صاحب
۲۱۶۲	ایم بشیر الدین صاحب
۲۴۴۰	قریشی عبدالمجید خانصاحب
۲۵۵۶	محمد یوسف صاحب
۲۷۵۵	ڈاکٹر برکت اللہ صاحب
۲۹۵۵	محمد رفیق صاحب
۳۱۷۰	میاں غلام حسین صاحب
۳۲۶۶	چوہدری مبارک احمد صاحب
۳۳۹۲	مستری عبدالرزاق صاحب
۳۴۳۰	منشی عبدالعزیز صاحب
۳۴۷۲	ہدایت اللہ صاحب
۳۴۷۸	شیخ بدر الدین صاحب
۳۴۸۱	مستری محمد یوسف صاحب
۳۳۰۲	ملک سلطان محمود خانصاحب

نمبر خریداری	نام
۴۳۳۷	غلام قادر صاحب
۴۳۹۷	حکیم محمد عبدالحق صاحب
۴۴۲۳	کریم بخش صاحب
۴۴۵۰	منشی محمد عبداللہ صاحب
۴۵۳۰	خدا بخش صاحب
۴۶۲۴	مرزا محمد علی صاحب
۴۸۲۳	ایم اشرف الدین صاحب
۴۹۶۰	ہمشیرہ صاحبہ چوہدری ولی محمد صاحب
۵۲۲۷	جان محمد صاحب
۵۳۰۴	چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب
۵۳۱۶	خلیل شاہ صاحب
۵۳۲۹	سعدالدین صاحب
۵۶۴۹	منشی اللہ دتہ صاحب
۵۶۶۳	علی حسن صاحب
۵۶۸۳	عبدالشکور صاحب
۵۷۳۸	بابو برکت اللہ صاحب
۵۷۷۸	محمد عبدالستار صاحب
۵۷۸۲	نور احمد صاحب
۵۸۷۴	ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب
۵۹۸۰	ماسٹر محمد مولاداد صاحب
۶۱۰۶	بابو مولا بخش صاحب
۶۱۳۸	سید منظور حسن صاحب
۶۱۸۶	ہیڈ جمعدار محمد خانصاحب
۶۲۹۴	مرزا مبارک بیگ صاحب
۶۳۴۶	بابو احمد جان صاحب
۶۵۸۴	نظام الدین صاحب
۶۵۸۹	شیر زمان صاحب
۶۶۰۳	اللہ بخش صاحب
۶۶۱۱	غلام قادر صاحب

نمبر خریداری	نام
۶۷۱۶	میاں محمد ابراہیم صاحب
۶۷۳۶	چوہدری خدا بخش صاحب
۶۵۵۲	عبدالحلیم صاحب
۶۹۱۱	عبدالکریم صاحب
۶۹۲۰	ملک بہادر خانصاحب
۶۹۲۱	حشمت علی صاحب
۶۹۲۴	دوست محمد صاحب
۶۹۲۵	مرزا عطاء اللہ صاحب
۶۹۳۲	میر عبدالرحمٰن صاحب
۶۹۴۱	محمد افضل صاحب
۷۱۴۹	ڈاکٹر محمد رمضان صاحب
۷۱۸۶	مستری فیض احمد صاحب
۷۱۸۸	بابو عبدالعزیز صاحب
۷۲۰۴	چوہدری اللہ داد صاحب
۷۲۲۷	فتح محمد صاحب
۷۲۵۳	بابو محمد خورشید صاحب
۷۴۱۳	شیخ عبدالعلیم صاحب
۷۴۶۱	بابو عبدالغنی صاحب
۷۵۰۸	چوہدری عنایت اللہ صاحب
۷۵۱۷	حمیدہ بیگم صاحبہ
۷۵۲۷	چوہدری عنایت اللہ خانصاحب
۷۷۸۱	ہز ہائینس نواب صاحب بہادر
۷۷۸۲	شیخ عبدالرحمٰن صاحب
۷۷۸۳	نور حسین صاحب
۷۷۸۴	امام الدین صاحب
۷۷۸۶	شیخ حسن صاحب
۷۷۹۹	چوہدری غلام رسول صاحب
۷۸۱۱	مستری محمد صادق صاحب
۷۸۱۴	محمد عظیم صاحب
۷۸۹۰	مرزا محمد بیگ صاحب
۷۹۱۳	ڈاکٹر سید اقبال حسین صاحب
۷۹۲۳	بدیع الزمان صاحب
۷۹۴۲	اہلیہ شیخ حامد علی صاحب
۷۹۴۴	محمد زمان خانصاحب
۷۹۴۶	محمد اکرم صاحب
۷۹۷۵	مولوی محمد عبداللہ صاحب
۸۰۰۱	صغیر احمد صاحب
۸۰۱۰	دین محمد صاحب
۸۰۳۶	نصیر احمد صاحب
۸۱۰۶	مہر اللہ یار صاحب

نمبر خریداری	نام
۸۱۲۶	ملک محمد الدین صاحب
۸۱۵۶	شیخ غلام رسول صاحب
۸۱۷۶	عبدالرحیم صاحب
۸۱۸۴	قریشی نثار احمد صاحب
۸۳۴۵	غلام محمد صاحب
۸۳۷۰	عبدالرزاق صاحب
۸۳۸۴	وی ہندو آرٹ
۸۳۸۸	مرزا جان عالم صاحب
۸۴۲۲	حکیم عبدالواحد صاحب
۸۴۵۵	ایس محمد امین صاحب
۸۴۶۶	غلام نبی صاحب
۸۵۱۶	دانشمند صاحب
۸۵۲۸	اہلیہ صاحبہ محمد محمود خانصاحب
۸۶۰۳	فقیر عبداللہ خانصاحب
۸۶۱۷	ماسٹر رفیع الزمان صاحب
۸۶۲۱	محمد علی صاحب
۸۶۲۲	رحمت اللہ صاحب
۸۶۲۳	مرزا محمد صدیق بیگ صاحب
۸۶۳۲	عبدالقادر صاحب
۸۶۳۵	خواجہ نظام الدین صاحب
۸۶۴۷	قادر بخش صاحب
۸۶۵۰	چراغ دین صاحب
۸۶۶۰	حکیم کرم الٰہی صاحب
۸۶۶۱	جماعت احمدیہ چک ایمرچ
۸۷۲۰	بابو محمد منیر صاحب
۸۷۳۳	عبدالغفور صاحب
۸۷۴۸	امیر عالم کرم الدین صاحب
۸۷۶۴	رکن الدین صاحب
۸۷۷۷	محمد سعید خانصاحب
۸۷۸۵	شیخ عبدالحق صاحب
۸۷۸۹	میاں محمد یوسف صاحب
۸۷۹۳	عزیز اللہ خانصاحب
۸۸۹۴	ایم عبدالعزیز صاحب
۸۹۱۱	بابو عبدالواحد صاحب
۸۹۱۲	ایم ایل مارکر
۸۹۱۴	غلام مصطفیٰ صاحب
۸۹۲۴	محمد حسن خانصاحب
۸۹۲۷	مراد بخش صاحب

نمبر خریداری	نام
۸۹۴۲	ایم اے سلام صاحب
۸۹۴۶	شیخ کرم الدین صاحب
۸۹۴۹	خلیفہ مستری علی محمد صاحب
۸۹۵۱	منشی رحمت علی صاحب
۸۹۵۶	میاں محمد الدین صاحب
۸۹۵۹	محمد ایوب صاحب
۸۹۶۰	غلام احمد صاحب
۸۹۶۲	ملک غلام نبی صاحب
۸۹۶۸	راجہ عبدالرحمٰن صاحب
۸۹۷۱	بابو محمد بخش صاحب
۸۹۷۴	سلطان رحمت اللہ صاحب
۹۰۰۹	چوہدری محمد ابراہیم صاحب
۹۰۸۱	شیخ محمد علی صاحب
۹۰۸۲	شیخ اکرام اللہ صاحب
۹۰۸۶	سبحان علی صاحب
۹۰۹۴	ایچ ایم محمد حیات صاحب
۹۱۱۰	محمد لطیف صاحب
۹۱۱۴	منشی محمد حسین صاحب
۹۱۲۶	محمد شفیع عصمت علی صاحب
۹۱۲۷	محمد علی صاحب انور
۹۱۳۰	ملک عبدالخالق صاحب
۹۱۳۲	امین حمید صاحب
۹۱۵۱	چوہدری فتح محمد صاحب
۹۱۷۷	محمد یوسف صاحب
۹۱۸۸	خواجہ محمد شریف صاحب
۹۱۹۳	جلال الدین صاحب
۹۱۹۷	سکرٹری صاحب
۹۱۹۸	اللہ بخش صاحب
۹۲۰۰	سید عباس حسین شاہ صاحب
۹۲۰۱	محمد علی صاحب
۹۲۰۲	سردار فیض اللہ خاں صاحب
۹۲۱۱	جمال الدین صاحب
۹۲۱۶	مولوی برکت اللہ صاحب
۹۲۱۸	عبدالسعید صاحب
۹۲۲۳	فتح محمد صاحب
۹۲۲۶	حاجی محمد صاحب
۹۲۲۷	راجہ خاں ملک صاحب
۹۲۳۳	حکیم عبدالرحمٰن صاحب
۹۲۳۴	چوہدری پیر محمد صاحب

نمبر خریداری	نام
۹۲۴۷	بابو عطاء اللہ صاحب
۹۲۵۴	محمد شبیر صاحب
۹۲۶۵	محمد عارف صاحب
۹۲۶۸	محمد اسماعیل صاحب
۹۲۷۰	چوہدری نبی بخش صاحب
۹۳۱۵	ملک غلام محمد صاحب
۹۳۳۲	امام الدین صاحب
۹۳۳۳	شاہ نذر خانصاحب
۹۳۴۲	سردار محمد صاحب
۹۳۴۵	مولانا محمود خانصاحب
۹۳۵۵	چوہدری علی محمد صاحب
۹۳۶۱	محمد عبداللہ صاحب
۹۳۶۴	ولی محمد صاحب
۹۳۶۵	راجہ محمود مجید خانصاحب
۹۳۶۸	چوہدری امانت علی صاحب
۹۳۶۹	نذر محمد خانصاحب
۹۳۷۰	چوہدری محمد تفضیل صاحب
۹۳۷۲	میاں عبدالحی صاحب
۹۳۷۴	اے جے کنٹر کٹر
۹۳۷۵	بابو عبدالحکیم صاحب
۹۴۰۵	مولوی احمد نور صاحب
۹۴۱۴	شیخ امیر احمد صاحب
۹۴۱۷	حکیم محمد بخش صاحب
۹۴۳۲	سکرٹری انجمن احمدیہ

ریویو آف ریلیجنز اردو

اردو رسالہ میں انگریزی ریویو آف ریلیجنز کے تمام اہم و دلچسپ و مفید مضامین کا ترجمہ دیا جا رہا ہے ستمبر کا رسالہ بطور نمونہ ملاحظہ فرمائیں اور اپنے نام اس علمی ذخیرہ کو جاری کرائیں جس میں اسلام و احمدیت کی تائید اور غیر مذاہب کی تردید میں نہایت بیش قیمت مضامین شائع ہو رہے ہیں قیمت صرف تین روپے سالانہ جو احباب جماعت احمدیہ ابھی تک خریدار نہیں۔ یا پہلے خریدار رہ چکے اور اب کسی وجہ سے نہیں رہے اس رسالہ کو اپنے نام جاری کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منشاء مبارک کو پورا کرنے کا ثواب حاصل کریں جو آپ ان الفاظ میں تحریر فرما چکے ہیں کہ اس رسالہ کے خریدار دس ہزار ہوں۔ (مہتمم طبع و اشاعت قادیان)

فرقہ وارانہ حل کے متعلق وزیر اعظم کا اعلان

شملہ ۔ ۱۶ ۔ اگست ۔ ملک معظم کی حکومت نے فرقہ وارانہ تصفیہ کا اعلان کر دیا ہے اس میں مسلم ۔ سکھ ۔ ہندوستانی عیسائی اینگلو انڈین اور یورپین حلقہ ہائے انتخاب کے لئے جداگانہ طریق انتخاب کی تجویز کی گئی ہے ۔ اچھوت اقوام عام حلقہ ہائے انتخاب میں ووٹ دیں گی ۔ البتہ ان کے لئے چند خاص حلقہ ہائے انتخاب بنائے جائیں گے ۔ جو اگر اس فرقہ کی رضا مندی سے پہلے منسوخ نہ کئے گئے ۔ تو بیس سال تک قائم رہیں گے ووٹر فرقہ وارانہ بنا پر خاص حلقہ ہائے انتخاب سے عورتوں کو منتخب کریں گے ۔ بیبر کی نشستیں غیر فرقہ وارانہ حلقہ ہائے انتخاب سے پُر کی جائیں گی ۔ جہاں کہیں مسلمانوں کی اقلیت ہے ان کا موجودہ ویٹیج بحال رہے گا ۔ پنجاب کے ہندوؤں کو ۲۷ فیصدی ۔ سکھوں کو ۱۸ء۸ فی صدی ۔ مسلمانوں کو ۸۶ نشستیں فرقہ وارانہ بنا پر اور ۲ زمینداروں کی ۔ بنگال میں مسلمانوں کو ۴۸ء۴ فیصدی ۔ ہندوؤں کو ۳۹ء۲ فی صدی اور یورپینوں کو ۱۰ فیصدی نشستیں ملیں گی ۔ ملک معظم کی حکومت نے مرکزی لیجسلیچر کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں دیا ۔ مگر اس نے اس بات کا یقین دلایا ہے ۔ کہ جب مرکزی لیجسلیچر کی ہیئت ترکیبی کا خیال کیا جائیگا تو مناسب نمائندگی کے لئے تمام فرقوں کے حقوق کا پورا پورا خیال رکھا جائیگا ۔

مفصل بیان

فرقہ وارانہ تصفیہ کے متعلق مفصل بیان ذیل میں درج ہے

(۱) دوسری گول میز کانفرنس کے خاتمہ پر ملک معظم کی حکومت کی طرف سے وزیر اعظم نے یکم دسمبر کو ایک اعلان جاری کیا تھا ۔ جس کے فوراً ہی بعد پارلیمنٹ کے ہر دو ایوانوں نے تصدیق کر دی اس میں اس بات کو واضح کر دیا گیا تھا کہ اگر ہندوستان کے مختلف فرقوں کے درمیان فرقہ وارانہ مسئلہ کے متعلق جسے حل کرنے میں کانفرنس ناکام رہی ہے ۔ کوئی ایسا تصفیہ نہ ہو سکا جو تمام پارٹیوں کو قابل قبول ہو تو ملک معظم کی حکومت نے اس بات کا فیصلہ کر لیا ہے کہ اس وجہ سے آئینی ترقی کو مسدود نہیں کیا جائیگا ۔ بلکہ اس رکاوٹ کو دور کرنے کا انتظام کیا جائیگا ۔

(۲) گذشتہ ۱۹ مارچ کو ملک معظم کی حکومت کو اس امر کی اطلاع دی گئی ۔ کہ کسی تصفیہ پر پہونچنے کے لئے مختلف فرقوں کی متواتر ناکامی نئے آئین کو مرتب کرنے کی سکیم کی ترقی کے راستہ میں رکاوٹ حائل کر رہی ہے ۔ اس وقت گورنمنٹ نے ایک بیان جاری کیا کہ وہ مکمل اور متنازعہ امور کی احتیاط سے جانچ پڑتال کرنے میں معروف ہے ۔ اب گورنمنٹ کو اس بات کا اطمینان ہو گیا ہے کہ نئے دستور اساسی کے ماتحت اقلیتوں کی پوزیشن کے متعلق مسائل کے کم از کم چند پہلوؤں کے تصفیہ کے بغیر نئے آئین مرتب کرنے کے سلسلہ میں آگے قدم نہیں بڑھایا جا سکتا ۔

(۳) اندریں حالات ملک معظم کی حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ ہندوستان کے آئین کے متعلق سکیم کو عملی جامہ پہنانے کے لئے مندرجہ ذیل تجاویز اس تصفیہ میں شامل کرے ۔ اس سکیم کا دائرہ صرف ان انتظامات تک ہی محدود ہوگا ۔ جو صوبجاتی لیجسلیچر یا میں برطانوی ہند کے مختلف فرقوں کی نمائندگی کے لئے کئے جائیں گے ۔ مرکزی لیجسلیچر میں نمائندگی کا معاملہ فی الحال ان وجوہات کی بنا پر ملتوی کر دیا گیا ہے ۔ جن کا ذکر پیرا نمبر ۲۰ میں کیا گیا ہے ۔ اس سکیم کے دائرہ کو محدود کرنے کا یہ مطلب نہیں کہ گورنمنٹ اس بات کو محسوس کرنے میں ناکام رہی ہے کہ آئین کے مرتب کرنے میں بہت سے دیگر مسائل کا تصفیہ بھی ضروری ہوگا جو اقلیتوں کے لئے نہایت اہم ہیں ۔ بلکہ اس امید میں یہ فیصلہ کیا گیا ہے ۔ کہ اگر ایک دفعہ نمائندگی کے تناسب اور طریقہ کے بنیادی اصول کا اعلان کیا گیا ۔ تو مختلف فرقے دیگر فرقہ وارانہ مسئلہ کا خود بخود ہی حل دریافت کر لیں گے ۔

گورنمنٹ اب کیا کرے گی

(۴) گورنمنٹ اس امر کو صاف طور پر واضح کر دینا چاہتی ہے کہ وہ کسی ایسی گفت و شنید میں کوئی حصہ نہ لے گی ۔ جو اس کے اس فیصلہ پر دوبارہ غور کرنے کے لئے شروع کی جائے ۔ اور کسی عرضداشت پر غور کرنے کے لئے تیار نہ ہوگی ۔ جس کا مدعا اس تصفیہ میں ایسی ترمیم کرنا ہو ۔ جسے تمام متعلقہ پارٹیوں کی حمایت حاصل نہ ہو ۔ البتہ گورنمنٹ کی یہ زبردست خواہش ہے کہ کسی متفقہ فیصلہ کے دروازہ بند نہ کرے ۔ اندریں حالات اگر گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کے قانون بننے سے پیشتر گورنمنٹ کو اس بات کا اطمینان ہو جائے ۔ کہ متعلقہ فرقوں کا ۔ تمام برطانوی ہند یا ایک یا ایک سے زیادہ گورنری کے صوبوں کے سلسلہ میں کسی قابل عمل سکیم کے متعلق باہمی اتفاق رائے ہو ۔ تو گورنمنٹ پارلیمنٹ کے سامنے اس امر کی سفارش کرنے کے لئے تیار ہے کہ موجودہ تجاویز کی جگہ اس سکیم پر غور کیا جائے ۔

(۵) ان صوبجات میں جہاں گورنر ہیں ۔ لیجسلیٹو کونسلوں کی یا لوئر چیمبر کی (اگر اپر چیمبر ہو) نشستوں کی تقسیم پیرا ۲۴ میں مندرجہ ذیل طریقہ کے مطابق کی جائے گی ۔

مختلف فرقوں میں نشستوں کی تقسیم

(۶) جو نشستیں مسلمانوں ۔ یورپینوں ۔ اور سکھ حلقہ ہائے انتخاب کے لئے مقرر کی گئی ہیں ۔ ان کے متعلق انتخاب میں ووٹر حصہ لیں گے ۔ جو جداگانہ فرقہ وارانہ انتخاب میں ووٹ دیں گے خود آئین ہی میں اس امر کا انتظام کیا جائیگا ۔ کہ متعلقہ فرقوں کی رضا مندی سے ۱۰ سال کے بعد انتخابی انتظامات میں ترمیم کی جا سکے ۔ اور اس کام کی سرانجام دہی کے لئے مناسب ذرائع اختیار کئے جائیں گے ۔

(۷) تمام اشخاص جنہیں ووٹ دینے کا حق حاصل ہے ۔ مگر وہ کسی مسلم ۔ سکھ ۔ ہندوستانی عیسائی ۔ اینگلو انڈین وغیرہ حلقہ انتخاب میں ووٹر نہیں ۔ عام حلقہ انتخاب میں ووٹ دینے کے حقدار ہونگے

(۸) بمبئی میں چند چیدہ عام حلقہ ہائے انتخاب میں مرہٹوں کے لئے ۷ نشستیں مخصوص کی جائیں گی

(۹) اچھوت اقوام کے ممبر جو ووٹ دینے کے مجاز ہونگے ۔ عام حلقہ انتخاب میں ووٹ دیں گے ۔ اس امر کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ بہت عرصہ تک لیجسلیچر میں اچھوتوں کے کافی نمائندگی حاصل کرنے کا کوئی امکان نہیں ۔ چند خاص نشستیں ان کے لئے مخصوص کی جائیں گی ۔ یہ نشستیں خاص حلقہ ہائے انتخاب سے پُر کی جائیں گی جن میں اچھوت اقوام کے صرف وہی ممبر ووٹ دے سکیں گے جو ووٹ دینے کے حقدار ہونگے ۔ اگر کسی شخص کو خاص حلقہ انتخاب میں ووٹ دینے کا حق حاصل ہوگا ۔ تو اسے عام حلقہ انتخاب میں بھی ووٹ دینے کا حق حاصل ہوگا ۔ مگر یہ حلقہ ہائے انتخاب صرف ان چیدہ رقبوں میں ہونگے ۔ جہاں اچھوتوں کی تعداد بہت زیادہ ہوگی ۔ اور سوائے مدراس کے اور کسی صوبہ کے تمام رقبہ پر اس اصول کا اطلاق نہ ہوگا

بنگال کے اچھوتوں کیلئے نشستیں

یہ امر ممکن معلوم ہوتا ہے کہ بنگال میں بعض عام حلقہ ہائے انتخاب میں ووٹروں کی اکثریت اچھوت اقوام کے ممبروں کی ہوگی چنانچہ جب تک مزید تحقیقات نہ کی جائے ۔ ان امیدواروں کی کوئی تعداد مقرر نہیں کی جا سکتی ۔ جو اس طرح سے اچھوت اقوام کے لئے مقرر کردہ خاص حلقہ ہائے انتخاب سے منتخب ہو سکیں ۔ گورنمنٹ کی یہ خواہش ہے کہ بنگال لیجسلیٹو کونسل میں اچھوتوں کو کم از کم دس نشستیں ملیں ابھی تک اس بات کا قطعی طور پر فیصلہ نہیں ہوا ۔ کہ اچھوتوں کے لئے خاص حلقہ ہائے انتخاب میں کون کون اشخاص کو ووٹ دینے کا حق حاصل ہوگا ۔ مگر اس سلسلہ میں ان عام اصول ہی کو مد نظر رکھا جائیگا جن کی فرنچائز کمیٹی کی رپورٹ میں وضاحت کی گئی ہے ۔ ممکن ہے کہ شمالی ہند کے بعض صوبوں میں اس اصول میں ترمیم

ملک معظم کی حکومت کا خیال ہے۔ کہ یہ اچھوتوں کے لئے خاص حلقہ ہائے انتخاب زیادہ عرصہ تک نہیں رہینگے۔ اس کی یہ خواہش ہے کہ آئین میں اس بات کا ذکر کر دیا جائے کہ وہ ۲۰ سال کے بعد نہیں رہیں گے۔ بشرطیکہ اس فرقہ کی رضامندی سے انہیں پہلے ہی منسوخ نہ کر دیا جائے۔

ہندوستانی عیسائیوں کے لئے نشستیں

۱۰۔ ہندوستانی عیسائیوں کے لئے جو نشستیں مقرر کی جائینگی ان کے انتخاب کے سلسلہ میں وہ دو ٹرحصہ لیں گے۔ جو جداگانہ فرقہ وارانہ طریق انتخاب میں ووٹ دیں گے۔ ممکن ہے کہ ہندوستانی عیسائیوں کے حلقہ ہائے انتخاب بنانے کے سلسلہ میں کئی صوبوں کے تمام رقبوں میں (سوائے شاید مدراس کے) عملی مشکلات پیش آئیں۔ اس لئے صرف ایک یا دو چیدہ رقبوں میں ہی عیسائیوں کے لئے خاص حلقہ ہائے انتخاب بنائے جائیں گے۔ ان حلقہ ہائے انتخاب میں ووٹ دینے والے ہندوستانی عیسائی کی جو ہندوستانی عیسائی ان رقبوں کے باہر ہونگے۔ وہ عام حلقہ ہائے انتخاب میں ووٹ دینگے۔ بہار و اڑیسہ میں خاص انتظامات کی ضرورت ہوگی۔ جہاں ہندوستانی عیسائیوں کی ایک بھاری تعداد اصلی اقوام کی ہے۔

اینگلو انڈین فرقہ کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں ہوا

۱۱۔ جو نشستیں اینگلو انڈین فرقے کے لئے مقرر کی گئی ہیں ان کے سلسلے میں انتخابات میں وہی ووٹر حصہ لیں گے جو جداگانہ فرقہ وارانہ انتخاب میں ووٹ دیں گے۔ فی الحال یہ تجویز پیش کی گئی ہے (بشرطیکہ کوئی عملی مشکلات پیش نہ آئیں) کہ اینگلو انڈین حلقہ ہائے انتخاب ہر ایک صوبہ کے تمام رقبوں میں ہوں اور ڈاک کے ذریعے ووٹ بھیجنے کا طریقہ استعمال کیا جائے۔ مگر ابھی تک کوئی قطعی فیصلہ نہیں ہوا۔

۱۲۔ پس ماندہ رقبوں کے نمایندوں کے لئے جو نشستیں معین کی گئی ہیں۔ ان کے پر کرنے کا طریقہ ابھی زیر تحقیقات ہے اور معینہ نشستوں کی تعداد عارضی سمجھنی چاہیئے۔ تاوقتیکہ ان کے رقبوں کے متعلق آئینی انتظامات کا آخری فیصلہ نہ کر دیا جائے۔

عورتوں کے حلقہ ہائے انتخاب

۱۳۔ حضور ملک معظم کی حکومت اس امر کا انتظام کرنا بہت اہم اور ضروری سمجھتی ہے۔ کہ نئی مجالس قانون ساز میں کم از کم چند عورتیں ضرور ممبر ہوں۔ حکومت کو اس امر کا احساس ہے کہ چند نشستیں خاص عورتوں ہی کے لئے معین کئے بغیر یہ مقصد حاصل نہیں ہو سکتا۔ حکومت یہ بھی محسوس کرتی ہے۔ کہ عورتوں کو ایک ہی قوم سے بغیر متناسب طور پر فراہم کرنا بالکل غیر مناسب ہے۔ حکومت کوئی ایسا نظام دریافت نہیں کر سکی۔ جس سے یہ خطرہ باقی نہ رہے اور جو نیابت کی اس سکیم کے ساتھ مطابق ہو سکے جو حکومت نے اختیار کی ہے۔ حکومت صرف یہ تجویز کر سکی ہے کہ عورتوں کی ہر خاص نشست کے لئے ایک ہی قوم کے ووٹروں کا حلقہ محدود کر دیا جائے یہ تجویز اس استثنا کے ماتحت ہے جس کی پیراگراف ۲۴ میں تصریح کی گئی ہے۔ اس وجہ سے عورتوں کی خاص نشستیں (پیراگراف ۲۴ کی تصریح کے مطابق) مختلف قوموں کے درمیان معین طور پر تقسیم کر دی گئی ہیں۔ ان خاص حلقہ ہائے انتخاب میں جو مقررہ انتخابی طریقے اختیار کئے جائیں گے۔ وہ فی الحال زیر غور ہیں۔

مزدوروں کی نمایندگی

۱۴۔ لیبر کے لئے جو نشستیں معین کی گئی ہیں۔ وہ غیر فرقہ دار حلقہ ہائے انتخاب سے پر کی جائیں گی۔ انتخابی انتظامات ابھی معین نہیں کئے گئے۔ لیکن یہ اغلب ہے کہ زیادہ تر صوبوں میں لیبر کے حلقہ ہائے انتخاب کچھ ٹریڈ یونین سے متعلق ہونگے۔ اور کچھ خاص علقے ہونگے جیسا کہ فرنچائز کمیٹی میں سفارش کی گئی ہے۔

تجارت ۔صنعت ۔زمیندار ۔یونیورسٹی

۱۵۔ تجارت۔ انڈسٹری۔ کان کنی اور پلانٹنگ کے لئے جو خاص نشستیں معین کی گئی ہیں۔ ان کا انتخاب ایوان ہائے تجارت اور دیگر ایسوسی ایشنوں کی طرف سے ہوگا۔ ان نشستوں کے لئے انتخابی انتظامات کی تفصیلات ابھی مزید تحقیقات پر موقوف ہیں۔

۱۶۔ زمینداروں کے لئے جو خاص نشستیں معین کی گئی ہیں۔ ان کا انتخاب زمینداروں کے مخصوص حلقہ ہائے انتخاب سے ہوگا۔

۱۷۔ یونیورسٹیوں کی نشستوں کے انتخاب میں جو طریقے ملحوظ رکھے جائیں گے۔ وہ ابھی زیر غور ہیں۔

۱۸۔ صوبجاتی مجالس قانون ساز میں نیا بیٹ کے ان سائل کو معین کرنے میں ملک معظم کی حکومت کے لئے بہت زیادہ تفصیلات سے بچ کر نکل جانا بالکل ناممکن تھا۔ اس کے علاوہ حلقہ ہائے انتخاب کی تعیین بھی ابھی باقی ہے۔ حکومت کا ارادہ یہ ہے۔ کہ یہ کام ہندوستان میں حتی الامکان جلد سے جلد شروع کر دیا جائے۔

ایوان بالائی کا قیام

۱۹۔ صوبوں میں ایوان بالائی کے قیام کے مسئلہ پر آئینی مباحث میں مقابلتہً بہت کم توجہ مبذول ہوئی۔ یہ مسئلہ ایسا ہے کہ کسی صوبے میں ایوان بالائی کے قیام کا فیصلہ کرنے یا اس کی ترکیب کے متعلق سکیم بنانے سے قبل اس پر مزید غور و فکر کی ضرورت ہے۔

مرکزی مجلس وضع قوانین

۲۰۔ ملک معظم کی حکومت اس موقع پر مرکزی مجلس وضع قوانین کے ارکان کی تعداد یا اس کی ترکیب کے مسئلے کی بحث نہیں چھیڑنا چاہتی۔ کیونکہ دوسرے مسائل کے علاوہ اس ضمن میں ہندوستانی ریاستوں کی نمایندگی کا مسئلہ بھی آجاتا ہے جس پر مزید بحث کی ضرورت ہے۔ جب مرکزی مجلس وضع قوانین کی ترکیب کا سوال سامنے آئیگا تو ملک معظم کی حکومت مجلس مذکورہ میں موثر نمایندگی کے لئے تمام اقوام کے مطالبات پر پوری توجہ مبذول کریگی۔

علیحدگی سندھ

۲۱۔ ملک معظم کی حکومت اس اصول کو منظور کر چکی ہے کہ اگر سندھ کے علیحدہ صوبے کے لئے مالی وسائل کا اطمینان بخش انتظام ہو جائے تو اسے مستقل صوبہ بنا دیا جائے۔ چونکہ متعلقہ مالی امور پر ابھی فیڈرل فنانس کے دوسرے مسائل کے ساتھ غور و فکر ضروری ہے۔ لہذا ملک معظم کی حکومت نے انسب یہی سمجھا ہے۔ کہ خاص احاطہ بمبئی اور سندھ کی جداگانہ مجالس وضع قوانین کی سکیموں کے ساتھ ساتھ اس مرحلے پر بمبئی کے موجودہ صوبے کی مجلس کے اعداد و شمار بھی دیدیے جائیں۔

اڑیسہ کی علیحدگی

۲۲۔ بہار و اڑیسہ کے لئے جو اعداد دیئے گئے ہیں وہ صوبے کی موجودہ حیثیت سے تعلق رکھتے ہیں۔ اڑیسہ کے صوبے کو علیحدہ کرنے کا مسئلہ ابھی تک زیر تحقیق ہے۔

برار کا مسئلہ

۲۳۔ فقرہ نمبر ۲۴ میں صوبجات متوسط کی مجلس وضع قوانین کے متعلق جو اعداد بتائے گئے ہیں۔ ان میں برار بھی شامل ہے۔ لیکن اس شمول کا مطلب یہ نہ سمجھا جائے۔ کہ برار کی آیندہ آئینی حیثیت کے متعلق کوئی قطعی فیصلہ ہو چکا ہے۔

(باقی آیندہ)

وزیر اعظم کے اعلان کے متعلق خیالات

پرتاپ ۱۹ اگست کا بیان ہے۔ کہ وزیر اعظم کے نئے اعلان پر بطور پروٹسٹ اسمبلی اور پنجاب کونسل کے سکھ ممبر استعفےٰ دینے والے ہیں۔ بعض ممبروں کو استعفےٰ دینے کے لئے دوسرے مجبور کر رہے ہیں۔ گیانی شیر سنگھ نے کہا۔ یہ فیصلہ سکھوں کی پولیٹیکل موت کا نقارہ ہے۔ سکھوں کو اس کے خلاف زبردست جد وجہد کرنی پڑیگی۔ ڈاکٹر گوکل چند نے کہا۔ جداگانہ انتخاب والی